Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63

شمارہ 12

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

18 جمادی الاول 1435 ہجری 20 امان 1393 ہش 20 مارچ 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللّٰھم ایّد امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

پیغام

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع مجلس مشاورت بھارت ۲۰۱۴ء

مجلس شوریٰ کا نمائندہ بننا ایک بڑے اعزاز کی بات ہے
اور اس نمائندگی کی ذمہ داری کو نبھانا بہت ہی اہم کام ہے

لندن 08-02-14

پیارے ممبران مجلس شوریٰ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ بھارت اپنی مجلس شوریٰ منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ اس موقعہ پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی خواہش پر اس پیغام کے ذریعہ یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ مجلس شوریٰ کے آداب اور تقاضوں کو مدنظر رکھیں اور ہمیشہ دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اس کی مدد کے طلبگار رہیں۔

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں اہم امور کے بارہ میں جماعت مومنین کو مشاورت کی تعلیم دی گئی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ صحابہ کے ساتھ اہم معاملات میں مشاورت فرمایا کرتے تھے۔ ہماری جماعت میں بھی آغاز سے ہی یہ بڑی پاکیزہ اور بابرکت روایت چلی آرہی ہے اور اب تو اللہ کے فضل سے بڑی مضبوط بنیادوں پر دنیا بھر کی جماعتوں میں یہ اہم مجلس قائم ہو چکی ہے۔ چنانچہ جب مختلف ممالک میں خلیفہ وقت کی منظوری سے جماعتی اور ذیلی تنظیموں کی سطح پر اہم امور کے بارہ میں مجلس شوریٰ کا انعقاد کیا جاتا ہے تو اس میں منتخب نمائندے مختلف تجاویز پر غور و فکر اور بحث کر کے اپنی سفارشات منظوری کیلئے خلیفۂ وقت کو بھجواتے ہیں۔ خلیفہ وقت چاہیں تو ان سفارشات کو منظور کر لیں اور اگر ترمیم یا ردّ کرنا چاہیں تو تب بھی خلیفہ وقت کا فیصلہ ہی حتمی ہوتا ہے۔ اس لئے مجلس شوریٰ کے نمائندگان کو یہ اہم اصولی بات ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ آپ صرف مشورہ دینے کے مجاز ہیں اور اس کی منظوری یا عدم منظوری آپ کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔

پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ مجلس شوریٰ کا نمائندہ بننا ایک بڑے اعزاز کی بات ہے اور اس نمائندگی کی ذمہ داری کو نبھانا بہت ہی اہم کام ہے۔ مثلاً یہ کہ اجلاس کے موقع پر نمائندگان کی بروقت اور ہمہ وقت حاضری ضروری ہے۔ مجلس کے آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ پھر یہ بھی بہت اہم ہے کہ ایک دوسرے کی رائے کا احترام کیا جائے۔ کج بحثی سے پرہیز کیا جائے۔ دعائیں کرتے ہوئے کامل اخلاص اور تقویٰ سے اپنی آراء پیش کی جائیں اور مجلس کے ماحول کی سنجیدگی کو برقرار رکھا جائے۔

بھارت کی مجلس شوریٰ کے نمائندگان میں قادیان کے مقامی نمائندوں کے علاوہ بہت سے ایسے نمائندگان بھی شامل ہوں گے جو قادیان سے باہر سے آئے ہوں گے۔ اس نمائندگی کی بدولت ان کیلئے قادیان آنا ایک قیمتی موقعہ ہے۔ اس لئے اس بابرکت موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں بکثرت دعاؤں میں مشغول رہنا چاہیئے۔ ایک احمدی کی یہ منفرد شان ہے کہ وہ دعا کے مواقع کی تلاش میں رہتا ہے۔ قادیان کے گلی کوچوں کو جو برکت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود سے ملی ہے اس کی بڑی اہمیت اور انفرادیت ہے۔ اس لئے اس مقدس بستی میں جو ایام بھی گزارنے کی آپ کو سعادت ملے ان میں بالخصوص دعاؤں پر زور دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مجلس شوریٰ میں نمائندگی کی ذمہ داری بہترین رنگ میں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

[signature]

خلیفۃ المسیح الخامس

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب (قسط:۱۱)

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور'' قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کردیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

گزشتہ قسط میں قارئین سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں ملاحظہ کرچکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس قدر گہرا قرآن مجید کا علم و عرفان عطا کیا تھا۔ اس مختصر مگر ضروری وضاحت کے بعد ہم پھر اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔ معترض مبارک پوری صاحب نے حضورؑ پر نامحرم عورتوں سے پیر دبوانے کا اعتراض کرتے ہوئے لکھا:

'' آیئے اس دور کے میسحیت اور عہد نبوت کا منظر دیکھیے۔ المنبر لائل پور نے موثق قادیانی ذرائع کی بنیاد پر لکھا ہے کہ مرزا نامحرم عورتوں سے ٹانگیں دبوایا کرتا تھا اور یہ نامحرم عورتیں بوڑھی بھی ہوا کرتی تھیں اور جوان بھی۔'' (المنبر لائلپور۔۹ شوال ۱۳۸۷ھ)

قارئین کرام! اس جگہ بھی ظاہر ہے کہ معترض نے ان ''موثق قادیانی ذرائع'' کی طرف رجوع کرنے کی زحمت نہیں کی بلکہ ''المنبر'' ہی پر تکیہ کیا۔ بہتر ہوتا کہ جناب ان ذرائع کا بھی کچھ ذکر کردیتے۔

جاننا چاہیئے کہ المنبر یا رئیس قادیان یا کاویہ یا اور دیگر ایسی ہی مخالفین احمدیت کی تحریرات حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف حجت نہیں ہوسکتیں۔ حجت صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے خلفاء کی تحریرات ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی تحریرات کے خلاف کوئی بات ہرگز حجت نہیں ہوسکتی۔

حضرت مسیح موعودؑ کو نامحرم عورتوں سے میل ملاپ سے سخت احتراز تھا۔ آپ خود بھی غض بصر کی قرآنی تعلیم پر سختی سے عمل پیرا ہوتے اور اپنے متبعین کو بھی اس کی تاکید کرتے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

'' تم اپنے دلوں کو سیدھے کرکے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کرکے اُس کی طرف آجاؤ۔'' (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

اسی طرح فرمایا:

'' قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ صرف بدنظری اور شہوت کے خیال سے نامحرم عورتوں کو مت دیکھو اور بجز اس کے دیکھنا حلال بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہ دیکھ نہ بدنظری سے اور نہ نیک نظری سے کہ یہ سب تمہارے لیے ٹھوکر کی جگہ ہے بلکہ چاہیئے کہ نامحرم کے مقابلہ کے وقت تیری آنکھ خوابیدہ رہے۔ تجھے اس کی صورت کی کچھ خبر نہ ہو۔ مگر اُسی قدر جیسا کہ ایک دُھندلی نظر سے ابتداء نزول الماء میں انسان دیکھتا ہے۔'' (کشتی نوح صفحہ ۲۹)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''ہر ایک گناہ خواہ وہ زبان کا ہو یا آنکھ یا کان کا غرض ہر اعضاء کے جُدا جُدا گناہ ہیں۔ ان سے بچتے رہو کیونکہ گناہ ایک زہر ہے جو انسان کو ہلاک کردیتی ہے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۳۳)

ایک اور مقام پر اس قول کی تشریح میں فرماتے ہیں:

''صادق موت کا بھروسہ نہیں رکھتا اور خدا سے غافل نہیں ہوتا....... جہاں اللہ کی یا اس کے رسولؐ کی یا اس کی کتاب کی تحقیر اور ذلّت ہوتی ہے وہاں سے بیزار اور ناراض ہوکر اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ سن نہیں سکتے اور کوئی ایسی بات جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکم کے خلاف ہو نہیں سنتے اور ایسی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے۔ ایسا ہی فسق و فجور کی باتوں اور سماع کے ناپاک نظاروں اور آوازوں سے پرہیز کرتے ہیں، نامحرم کی آواز سن کر بُرے خیالات کا پیدا ہونا زناء الاذن ہے۔ اسی لئے اسلام نے پردہ کی رسم رکھی ہے۔

مسیح کا یہ کہنا کہ زنا کی نظر سے نہ دیکھ۔ کوئی کامل تعلیم نہیں ہے۔ اس کے مقابلہ میں کامل تعلیم یہ ہے جو مبادی گناہ سے بچاتی ہے۔ قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِهِمۡ (النور:۳۱) یعنی کسی نظر سے بھی نہ دیکھیں کیونکہ دل اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ یہ کیسی کامل تعلیم ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۳۷)

ایک جگہ آپ مسلمانوں میں اندر ہی اندر عیسائیت کے سرایت کرنے کی وجوہات پر غور کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

عیسائی عورتوں کا بے پردہ پھرنا اور عام طور پر غیر مردوں سے ملنا جلنا اس نے ایسا خطرناک اثر کیا ہے کہ بہت سے لوگ ہیں جو عورتوں کو بے پردہ سیر کرانا پسند کرتے ہیں اور مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ عورت اور مرد کے حقوق مساوی ہیں ان کو پردہ میں نہ رکھا جاوے کیونکہ یہ ظلم ہے۔

اسلامی پردہ پر اعتراض کرنا اُن کی جہالت ہے اللہ تعالیٰ نے پردہ کا ایسا حکم دیا ہی نہیں جس پر اعتراض وارد ہو۔

قرآن مسلمان مردوں اور عورتوں کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ غضِ بصر کریں۔ جب ایک دوسرے کو دیکھیں گے ہی نہیں تو محفوظ رہیں گے۔ یہ نہیں کہ انجیل کی طرح یہ حکم دے دیتا کہ شہوت کی نظر سے نہ دیکھ۔ افسوس کی بات ہے کہ انجیل کے مصنف کو یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ شہوت کی نظر کیا ہے؟ نظر ہی تو ایک ایسی چیز ہے جو شہوت انگیز خیالات کو پیدا کرتی ہے۔ اس تعلیم کا جو نتیجہ ہوا ہے وہ اُن لوگوں سے مخفی نہیں ہے جو اخبارات پڑھتے ہیں اُن کو معلوم ہوگا کہ لندن کے پارکوں اور پیرس کے ہوٹلوں کے کیسے شرمناک نظارے بیان کئے جاتے ہیں۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۸۹۹ بحوالہ ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۹۷)

اس کے علاوہ بھی اور بہت سے مواقع پر آپ کی تحریرات میں پردے اور غض بصر کی تعلیم ملتی ہے جس پر آپ خود بھی ساری عمر سختی سے کاربند رہے اور جماعت کو بھی اس کی تاکید کرتے رہے۔ اگر آپ غض بصر اور پردے کی تعلیم دے کر خود اس پر عمل پیرا نہ ہوتے تو اس کا آپ کے متبعین پر کوئی نیک اثر نہ ہوتا اور وہ فوراً بولتے کہ واہ صاحب ہمیں تو پردے کی تعلیم دیتے ہیں اور خود اس پر عمل نہیں کرتے۔ لیکن کسی ایک بھی متبع یا اہل خانہ کا اس کے خلاف ایک بھی قول نہیں ملتا بلکہ آپ کے حق میں ڈھیروں گواہیاں ہیں جن کو جمع کرنے کیلئے ایک دفتر درکار ہے۔

سیرت المہدی حصہ سوم میں بعض ایسی روایات حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے درج کی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوقات جب آپؑ کی طبیعت ناساز ہوتی تو ملاقات کی غرض سے آنے والی ادھیڑ عمر عورتیں یا بوڑھی عورتیں حصول ثواب کی خاطر بستر کے اُوپر سے آپ کے پیر دبانے لگتیں۔ ان روایات سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ خود ان سے ایسا کرنے کیلئے کہتے تھے۔ پھر اس وقت گھر کے افراد بھی پاس ہی موجود ہوتے تھے حضرت اماں جان موجود ہوتی تھیں۔ جو آپؑ کے پاکیزہ اخلاق کی سب سے بڑھ کر ثنا خوان تھیں۔ نعوذ باللہ اگر اُنہیں آپ کے متعلق ذرا سا شائبہ بھی ہوتا تو سب سے پہلی گواہی آپ کے خلاف آپ کی زوجہ کی ہی ہوتی جبکہ ایسا نہیں ہے بلکہ اس کے اُلٹ حضرت اماں جان اور تمام افراد خانہ آپ کی زندگی میں بھی اور وفات کے بعد بھی زندگی بھر آپ کے پاکیزہ اخلاق کے ثنا خوان رہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے گھر میں پردہ پر سختی سے عمل تھا۔ دن کے وقت الگ سے زنان خانہ میں عورتیں آکر حضرت اماں جان کی موجودگی میں آپؑ سے بیعت کرتیں۔ آپؑ سنت نبویؐ کے عین مطابق ان کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے بغیر اُن کی بیعت لیتے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سیرت المہدی میں لکھتے ہیں:

'' ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عورتوں سے بیعت صرف زبانی لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ نہیں لیتے تھے...... خاکسار عرض کرتا ہے کہ حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی عورتوں سے بیعت لیتے ہوئے اُن کے ہاتھ کو نہیں چھوتے تھے۔ دراصل قرآن شریف میں جو یہ آتا ہے کہ عورت کو کسی غیر محرم پر اظہار زینت نہیں کرنا چاہیئے۔ اسی کے اندر لمس کی ممانعت بھی شامل ہے۔ کیونکہ جسم کے چھونے سے بھی زینت کا اظہار ہوجاتا ہے۔''

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۵۰۸)

معترض مبارک پوری صاحب نے ایسا ظالمانہ اعتراض کرکے یہ فریب دینے کی کوشش کی ہے کہ گویا آپ کے اردگرد ہر وقت نامحرم عورتوں کا جماوڑا لگا رہتا تھا اور آپ نعوذ باللہ من ذلک عیش و عشرت سے زندگی بسر کرتے تھے۔

اس جگہ آپ کے اوصاف حمیدہ کے متعلق خواتین ہی کی گواہیاں درج کی جاتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کس قدر بلند اخلاق فاضلہ پر فائز تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:

''سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر احمد حسین صاحب مرحوم فرید آبادی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ...... یہ حضرت صاحب کے اوصاف حمیدہ میں سے ہے کہ آپ عورتوں کو کبھی بھی کھلی لمبی آنکھوں سے نہ دیکھتے تھے۔''

(سیرت المہدی جلد دوم حصہ پنجم صفحہ ۳۱۶)

حضرت مسیح موعودؑ اپنے گھر میں دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوکر اعلائے کلمہ اسلام کی غرض سے تالیف و تصنیف کے کام میں مصروف رہتے۔ اکثر خواتین حضرت اماں جان سے ملنے یا حضرت مسیح موعودؑ کا دیدار کرنے آتیں اور دور سے ہی دیدار کرکے واپس چلی جاتیں اور آپؑ کو خبر تک نہ ہوتی۔

(سیرت المہدی جلد دوم حصہ پنجم صفحہ ۳۲۲)

آپ خواتین سے نہایت ادب سے پیش آتے حتیٰ کہ گھر میں کام کرنے والی بچیوں سے بھی نہایت نرمی اور ملاطفت سے بات کرتے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ:

'' امۃ الرحمن بنت قاضی ضیاء الدین صاحب

(باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

نیک عمل کی عادت ڈالنے کے لئے ایسے طریق اختیار کرنے کی ضرورت ہے جس سے مجبور ہو کر نیک اعمال بجالانے کی طرف توجہ پیدا ہو اور اس کے لئے سب کو مل کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر گھر کو کوشش کرنے کی ضرورت ہے اور ہر گھر کے ہر فرد کو کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ کوشش بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے حوالہ سے عملی اصلاح کی راہ میں حائل مختلف اسباب کا تذکرہ اور ان روکوں کو دُور کرنے کے لئے زرّیں نصائح

آج ہمیں عہد کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی ذاتی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے، اپنے بیوی بچوں کی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے اور ہر وہ قربانی کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے جس سے ہماری عملی اصلاح کی دیواریں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 20 دسمبر 2013ء بمطابق 20 فتح 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 10 جنوری 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے خطبات سے استفادہ کرتے ہوئے عملی اصلاح کی روک کے دو اسباب بتائے تھے۔ اس بارے میں جو باقی اہم اسباب ہیں، وہ آج بیان کروں گا۔

عملی اصلاح میں روک کا تیسرا سبب فوری یا قریب کے معاملات کو مدّنظر رکھنا ہے۔ جبکہ عقیدے کے معاملات دُور کے معاملات ہیں، ایسے معاملات ہیں جن کا تعلق زیادہ تر بعد کی زندگی سے ہے جسے آجل کہتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ عملی حالت کے معاملات فوری نوعیت کے ہوتے ہیں یا بظاہر انسان سمجھ رہا ہوتا ہے کہ یہ ایسی باتیں ہیں جن کا عقیدے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر میں کوئی غلط کام کرلوں تو اس سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا جو عقیدہ ہے وہ تو متأثر نہیں ہوتا۔ مثلاً سنار ہے، وہ سمجھتا ہے کہ میں سونے میں کھوٹ ملالوں تو اس سے میرے ایک خدا کو ماننے کے عقیدے پہ کوئی حرف نہیں آتا لیکن میری کمائی زیادہ ہو جائے گی۔ جلد یا زیادہ رقم حاصل کرنے والا مَیں بن جاؤں گا۔

پس اُس نے اپنے قریب کے فائدے کو دیکھ کر ایک ایسا راہِ عمل اختیار کرلیا جو صرف اخلاقی گراوٹ ہی نہیں بلکہ چوری بھی ہے اور دھوکہ بھی ہے۔ اس لئے یہ عمل کیا۔ اُس نے سمجھا کہ اُس کے عقیدے کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ بڑے بڑے حاجی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کاروباری دھوکے کرتے ہیں لیکن اپنے حاجی ہونے پر فخر ہے۔ ان دھوکوں کے وقت یہ بھول جاتے ہیں یا اس بات کی اہمیت نہیں سمجھتے کہ مرنے کے بعد کی زندگی بھی ہے اور ان دنیاوی اعمال کا مرنے کے بعد کی زندگی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح نبی کی دی ہوئی تعلیم پر عمل فائدہ مند ہے یا نجات کس کو ملے گی، ایسے سوال عام طور پر انسانوں کو دُور کے سوال نظر آتے ہیں۔ اصل چیز جو دل و دماغ پر حاوی ہوتی ہے، وہ فوری فائدہ یا فوری تسکین ہے۔ اسی وجہ سے جو سنار ہے وہ سونے میں کھوٹ ملاتا ہے، چاندی کو وزن میں کم کر دیتا ہے۔ دوکاندار ہے جو جنس میں ملاوٹ کر دیتا ہے۔ کارخانے دار ہے جو کسی چیز کا نمونہ دکھا کر آرڈر وصول کرتا ہے اور ترسیل جو ہے وہ کم معیار کی چیز کی کرتا ہے۔ خاص طور پر تیسری دنیا کے ممالک میں یہ چیز عام ہے۔ پس عمل کی اصلاح کے راستے میں دنیوی ضروریات حائل ہو جاتی ہیں اور دھوکہ، جھوٹ اور فریب کے فوری فوائد دُور کے نقصان کو دل اور دماغ سے نکال دیتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے بعض مثالیں بھی دی ہیں۔ مثلاً غیبت ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ کسی کا افسر اپنے ماتحت کو تکلیفیں دیتا ہے، ظلم و ستم کرتا ہے، لیکن ماتحت اپنے افسر کے خلاف کچھ نہیں کرسکتا۔ اتفاقاً اس ماتحت کی اُس افسر سے بھی بڑے افسر سے ملاقات ہو جاتی ہے اور وہ بڑا افسر اس افسر کے خلاف کچھ کہتا ہے تو یہ شخص جس کو اپنے افسر سے تکلیفیں پہنچ رہی ہوتی ہیں خوش ہو جاتا ہے کہ جس موقع کی مجھے تلاش تھی وہ آج مجھے مل گیا۔ اور اس چھوٹے افسر کے خلاف جس نے اُسے تنگ کیا ہوتا ہے، ایسی باتیں کرتا ہے اور اُس کے ایسے عیوب بیان کرتا ہے کہ بڑا افسر اُس چھوٹے افسر پر اور زیادہ ناراض ہو۔ اور جھوٹ، سچ جو کچھ ہو سکتا ہے بیان کر دیتا ہے تا کہ اپنا بدلہ لے سکے اور اُس وقت اُسے یہ خیال آتا ہے کہ آج اگر میں غیبت نہ کروں تو میری جان اور مال کا خطرہ دُور نہیں ہوگا اور وہ اس وجہ سے بے دھڑک غیبت کا ارتکاب کر دیتا ہے اور اس دنیا کا فائدہ اُٹھا لیتا ہے۔ پس دنیوی فوائد کے لئے انسان بدیوں کا ارتکاب کر لیتا ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 352-351 خطبہ جمعہ 29 مئی 1936ء)

چوتھا سبب عملی اصلاح کی کمزوری کا یہ ہے کہ عمل کا تعلق عادت سے ہے اور عادت کی وجہ سے کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور خصوصاً ایسے وقت میں جب مذہب کے ساتھ حکومت نہ ہو۔ یعنی حکومت کے قوانین کی وجہ سے بعض عملی اصلاحیں ہو جاتی ہیں لیکن بدقسمتی سے اسلام میں جن باتوں کو اخلاقی گراوٹیں کہا جاتا ہے اور اُس کی اصلاح کی طرف اسلام توجہ دلاتا ہے ان میں اسلامی ممالک میں انصاف کا فقدان ہونے کی وجہ سے، دو عملی کی وجہ سے، باوجود اسلامی حکومت ہونے کے اسلامی ممالک میں بھی عملی حالت قابلِ فکر ہے۔ اور غیر اسلامی ممالک میں بعض باتیں جن کے لئے اصلاح ضروری ہے، وہ اُنہیں بدعملی اور اخلاقی گراوٹ نہیں سمجھتے، اس لئے بعض باتوں کی عملی اصلاح نہیں ہو سکتی۔

پس عملی اصلاح کے لئے حکومت کا ایک کردار ہے۔ جہاں مذہب اور حکومت کی عملی اصلاح کی تعریف ایک ہے اور عملی اصلاح اُس کے مطابق ہے، وہاں عادتیں قانون کی وجہ سے ختم کی جا سکتی ہیں۔ لیکن جہاں حکومت کا قانون عملی اصلاح کے لئے مددگار نہ ہو، وہاں عادتیں نہیں بدلی جا سکتیں اور عملی کمزوریاں معاشرے کا ناسور بن جاتی ہیں۔ جیسا کہ آزادی کے نام پر ترقی یافتہ ممالک میں ہم بہت سی عملی کمزوریاں دیکھتے ہیں اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ سے عملی کمزوریاں اب دنیا میں ہر جگہ پھیلائی جا رہی ہیں اور ایسے ماحول میں پڑنے والے، ماحول کا حصہ ہونے کی وجہ سے، مستقل ان چیزوں کو دیکھ کر عادتاً بعض عملی کمزوریاں اپنا چکے ہیں۔ اور لاشعوری اور غیر ارادی طور پر بچے اور یا جو نوجوان ہیں اُن میں بھی، لڑکے اور لڑکیوں میں بھی یہ کمزوریاں راہ پکڑ رہی ہیں اور جب عادت پکی ہو جائے تو پھر اُسے چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مثلاً نشہ ہے، اس کی عادت پڑ جائے تو چھوڑنا مشکل ہے۔ ایک شخص یہ قربانی تو کر لیتا ہے کہ تین خداؤں کی جگہ ایک خدا کو مان لے اور یہ تو کبھی نہیں ہوگا کہ جب ایک خدا کو مان لیا تو دوسرے دن اُسے ایک خدا کی جگہ تین خداؤں کا خیال آ جائے۔ مگر نشہ کرنے والے کے دل میں یہ خواہش ضرور پیدا ہوگی کہ نشہ مل جائے۔ ساری عمر کے عقیدے کو تو ایک شخص چھوڑ سکتا ہے، مگر نشہ کی عادت جو چند مہینوں یا چند سالوں کی عادت ہے اس میں ذرا سی نشے کی کمی ہو جائے تو وہ اُسے بے چین کر دیتی ہے۔ سگریٹ پینے والے بھی بعض ایسے ہی ہیں جو اپنے خاندانوں کو چھوڑ کر، اپنے بہن بھائیوں کو چھوڑ کر، اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر، اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر جماعت میں بھی داخل ہوئے، انہوں نے قربانی دی اور احمدی ہو گئے لیکن اگر سگریٹ چھوڑنے کو کہو تو سو بہانے تلاش کریں گے۔ کسی کا پیٹ پھول جاتا ہے، کسی کو نشہ نہ کرنے سے نیند نہیں آتی، کسی کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں اُس کے خیال میں ختم ہو جاتی ہیں اور اس کے لئے وہ پھر بے چین رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ صرف اُن کے لئے نہیں جو احمدیت میں داخل ہوئے ہیں، ہر ایک شخص کے لئے ہے۔ بعض بہت نیک کام کر رہے ہوتے ہیں اور بڑی قربانی کر کے کر رہے ہوتے ہیں لیکن چھوٹی سی عادت نہیں چھوڑ سکتے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ہمارے ایک تایا تھے، جو دہریہ تھے اور بے دین تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جب ایسے دوست آتے تھے جن کو حُقّے کی عادت تھی تو

وہاں تو حُقّہ ملتا نہیں تھا، لیکن یہ جو تایا تھے اُن کے ہاں حُقّہ ہر وقت چلتا رہتا تھا۔ اَور بھی ان کو نشے کی عادت تھی، تو یہ حقہ پینے والے وہاں چلے جایا کرتے تھے اور حُقّے کے نشے کی وجہ سے اُن کی فضول اور بیہودہ باتیں سننے پر مجبور ہوتے تھے۔ اُن تایا سے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے پوچھا کہ کبھی آپ نے نماز بھی پڑھی ہے؟ اُن کی دینی حالت کا یہ حال تھا، کہنے لگے کہ بچپن سے ہی میری طبیعت ایسی ہے کہ جب میں کسی کو سر نیچے کئے دیکھتا ہوں تو مجھے ہنسی آنی شروع ہو جاتی ہے۔ مراد یہ تھی کہ جب میں کسی کو سجدے میں دیکھتا ہوں، نماز پڑھتے دیکھتا ہوں تو اُس وقت سے مَیں مذاق اُڑایا کرتا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ ان صاحب کے پاس دوست چلے جاتے تھے اور حُقّے کی مجبوری کی وجہ سے اسلام کے خلاف اور سلسلے کے خلاف باتیں بھی سننی پڑتی تھیں اور سنتے تھے۔ ایک دفعہ ایک دوست وہاں گئے اور اپنے آپ کو گالیاں دیتے ہوئے، برا بھلا کہتے ہوئے باہر نکلے۔ کسی نے پوچھا یہ کیا ہوا ہے؟ تو کہتے ہیں، اس حقے کی وجہ سے، اس لعنت کی وجہ سے میرے نفس نے مجھے ایسی باتیں سننے پر مجبور کیا ہے جو عام حالات میں مَیں برداشت نہیں کر سکتا۔

تو عادتیں بعض دفعہ انسان کو بہت ذلیل کروا دیتی ہیں۔ بعض لوگوں کو جھوٹ بولنے کی عادت ہوتی ہے۔ لاکھ سمجھاؤ، نگرانی کرو مگر جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتے۔ اُن کی اصلاح مشکل ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ ہو نہیں سکتی۔ اگر اصلاح نہ ہو سکے تو اُن کو سمجھانے کی ضرورت کیا ہے۔ خطبات میں بھی مستقل سمجھایا جاتا ہے، نصیحتیں کی جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا سمجھائے جانے کا حکم ہے۔ اگر ایمان کی کچھ بھی رمق ہے تو نصیحت بہر حال فائدہ دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ مومنوں کو نصیحت کرو اُن کے لئے فائدہ مند ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 367 تا 369 خطبہ جمعہ 5 جون 1936ء)

ایک واقعہ ہے کہ ایک صاحب کو گالی دینے کی، ہر وقت گالی دینے کی، ہر بات پر گالی دینے کی عادت تھی۔ اور اُن کو بعض دفعہ پتہ بھی نہیں لگتا تھا کہ میں گالی دے رہا ہوں۔ اُن کی شکایت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کسی نے کی۔ آپ نے جب اُن کو بلا کر پوچھا کہ سنا ہے آپ گالیاں بڑی دیتے ہیں تو گالی دے کر کہنے لگے کون کہتا ہے مَیں گالی دیتا ہے۔ تو عادت میں احساس ہی نہیں ہوتا کہ انسان کیا کہہ رہا ہے۔ بعض بالکل ایسی حالت میں ہوتے ہیں کہ عادت کی وجہ سے اُن کو احساس ختم ہو جاتے ہیں، احساس مٹ جاتے ہیں۔ لیکن اگر انسان کوشش کرے تو اُن مٹے ہوئے احساسات کو، ختم ہوئے ہوئے احساسات کو دوبارہ پیدا بھی کیا جا سکتا ہے، اصلاح بھی کی جا سکتی ہے۔

بہر حال عملی حالت کی روک میں عادت کا بہت بڑا دخل ہے۔ آجکل ہم دیکھتے ہیں، بیہودہ فلمیں دیکھنے کا بڑا شوق ہے۔ انٹرنیٹ پر لوگوں کے شوق ہیں اور بعض لوگوں کی ایسی حالت ہے کہ اُن کی نشے والی حالت ہے۔ وہ کھانا نہیں کھائیں گے اور بیٹھے فلمیں دیکھ رہے ہیں تو دیکھتے چلے جائیں گے۔ انٹرنیٹ پر بیٹھے ہیں تو بیٹھے چلے جائیں گے۔ نیند آ رہی ہے تب بھی وہ بیٹھے دیکھتے رہیں گے۔ نہ بچوں کی پرواہ، نہ بیوی کی پرواہ تو ایسے لوگ بھی ہیں۔ پس یہ جو عادتیں ہیں، یہ عملی اصلاح میں روک کا بہت بڑا کردار ادا کرتی ہیں۔

عملی اصلاح میں روک کا پانچواں سبب بیوی بچے بھی ہیں۔ یہ عملی اصلاح کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 375 خطبہ جمعہ 12 جون 1936ء)

بسا اوقات انسان کو بیوی بچوں کی تکالیف عملی طور پر ابتلا میں ڈال دیتی ہیں۔ مثلاً اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ کسی کا مال نہیں کھانا۔ اب اگر کسی نے کسی کے پاس کوئی رقم بطور امانت رکھوائی ہو لیکن اُس کا کوئی گواہ نہ ہو، کوئی ثبوت نہ ہو تو جس کے پاس امانت رکھوائی گئی ہے اُس کی نیت میں بعض دفعہ اپنے بیوی بچوں کی ضروریات کی وجہ سے کھوٹ آ جاتا ہے، نیت بد ہو جاتی ہے، اُسے خیال آتا ہے کہ میری بیوی نے کچھ رقم کا مطالبہ مجھ سے کیا تھا اور اس وقت میرے پاس رقم نہیں تھی میں نے مطالبہ پورا نہیں کیا۔ یا میرے بچے نے فلاں چیز کے لئے مجھ سے رقم مانگی تھی اور میں اُسے دے نہ سکا تھا۔ اب موقع ہے۔ یہ رقم مار کر میں اپنے بیوی اور بچے کے مطالبہ کو پورا کر سکتا ہوں یا بچے کی بیماری کی وجہ سے علاج کے لئے رقم کی ضرورت ہے، رقم نہیں ہے۔ اس امانت سے فائدہ اُٹھا کر اور یہ رقم خرچ کر کے میں اس کا علاج کروا لوں، بعد میں دیکھا جائے گا کہ رقم دینی ہے یا نہیں دینی۔ یا کسی اور مقصد کے لئے جو بیوی بچوں سے متعلقہ مقصد ہے، انسان کسی دوسرے کی رقم غصب کر لیتا ہے۔ تو یہ امانت کے متعلق اسلامی تعلیم کے خلاف ہے کہ جب امانت رکھوائی جائے تو تم نے بہر حال واپس کرنی ہے، چاہے اُس کے گواہ ہیں یا نہیں ہیں، کوئی ثبوت ہے یا نہیں ہے۔ بعض دفعہ بعض لوگ اپنے بچوں کے فوائد کے لئے، اُن کے لئے جائیداد بنانے کے لئے نابالغ یتیموں کا حق مار لیتے ہیں یا کچھ حد تک اُنہیں نقصان پہنچا دیتے ہیں۔

پھر صرف مالی معاملات کی بات نہیں ہے۔ صرف یہی مثالیں نہیں ہیں۔ اس آزاد اور ترقی پسند معاشرے میں بعض ماں باپ خاص طور پر اور عموماً یہ بات کرتے ہیں، لیکن غریب ممالک میں بھی یہ چیزیں سامنے آ جاتی ہیں کہ لاڈ پیار کی وجہ سے بچوں کو اسلامی تعلیم کی پابندی کروانے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ یہ باتیں جو مَیں کر رہا ہوں، افسوس سے مَیں کہوں گا کہ یہ ہمارے احمدی معاشرے میں نظر آ جاتی ہیں، وقتاً فوقتاً سامنے آتی رہتی ہیں۔ کسی نے کسی کی امانت کھا لی۔ کسی نے کسی کو کسی اَور قسم کا مالی دھوکہ دے دیا۔ کسی نے یتیم کا مال پورا ادا کرنے کا حق ادا نہیں کیا۔ قضاء میں بعض ایسے معاملات آتے ہیں یا شکایات آتی ہیں کہ کوئی امیر ممالک میں رہنے والا اپنی بیٹی کی شادی پاکستان میں کرتا ہے اور داماد کو پہلے دن ہی کہہ دیتا ہے کہ مَیں نے اپنی بچی بڑے لاڈ پیار سے پالی ہے اور اس کو ہر قسم کی آزادی ہے۔ اس پر کسی قسم کی پابندی نہ لگانا اور بیٹی کا دماغ باپ کی شہ پر عرش پر پہنچا ہوتا ہے۔ خاوند کو وہ کوئی چیز نہیں سمجھتی۔ حالانکہ اسلامی تعلیم ہے کہ بیوی خاوند کے حقوق ادا کرے اور اپنے گھر کی ذمہ داریاں نبھائے، یہ اُس کے فرائض میں داخل ہے۔ کبھی لڑکے پاکستان سے لڑکیاں بیاہ کر لاتے ہیں اور لڑکی کو ظلم کی چکی میں پیستے چلے جاتے ہیں اور لڑکے کے ماں باپ کہتے ہیں کہ لڑکی سب کچھ برداشت کرے، مرد تو ایسے ہی ہوتے ہیں۔ یہ بچوں کا لاڈ جہاں ماں باپ کی عملی حالت کو برباد کر رہا ہوتا ہے، وہاں گھروں کو بھی برباد کر رہا ہوتا ہے۔

پس بیوی بچوں کی وجہ سے عملی اصلاح میں روک کی بے شمار مثالیں ہیں۔ کئی اعمال ایسے ہیں جو انسان کی کمزوری ظاہر کر رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ بیوی بچوں کے لاڈ یا ضروریات اُن کے آڑے آ جاتی ہیں۔ ان کی محبت اُس کو نیک عمل سے روک لیتی ہے۔ بچوں کے حق میں جھوٹی گواہیاں، بچوں کے لاڈ کی وجہ سے دی جاتی ہیں۔

غریب ممالک میں یا تیسری دنیا کے ممالک میں تو یہ بیماری عام ہے کہ افسران رشوت لیتے ہیں۔ صرف اپنے لئے نہیں لیتے بلکہ بچوں کے لئے، جائیدادیں بنانے کے لئے، بچوں کے لئے جائیدادیں بنا کر چھوڑ جانے کے لئے وہ رشوت لیتے ہیں یا اُنہیں تعلیم دلوانے کے لئے، مہنگے سکولوں میں پڑھوانے کے لئے رشوت لی جاتی ہے۔

پس انسانی اعمال کی درستی میں جذبات اور جذبات کو اُبھارنے والے رشتے روک بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کی درستی اس صورت میں ممکن ہے جب خدا تعالیٰ کی محبت ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ اس محبت کی شدت کے مقابلے میں بیوی بچوں کی محبت اور اُن کے لئے پیدا ہونے والے جذبات معمولی حیثیت اختیار کر لیں۔ اور انسان اس کے اثرات سے بالکل آزاد ہو جائے۔ اگر یہ نہیں تو عملی اصلاح بہت مشکل ہے۔

چھٹا سبب عملی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ انسان اپنی مستقل نگرانی نہیں رکھتا۔ یعنی عمل کا خیال ہر وقت رکھنا پڑتا ہے تبھی عملی اصلاح ہو سکتی ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 380 خطبہ جمعہ 12 جون 1936ء)

ہر کام کرتے وقت یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ اس کام کے نتائج نیک ہیں یا نہیں۔ اس کام کو کرنے کی مجھے اجازت ہے یا نہیں۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات پر عمل کر رہا ہوں یا نہیں کہ قرآنِ کریم کے جو سات سو حکم ہیں اُن پر عمل کرو۔ کہیں میں ان سے دُور تو نہیں جا رہا۔ مثلاً دیانت سے کام کرنا ایک اہم حکم ہے۔ ایک دکاندار کو بھی یہ حکم ہے، ایک کام کرنے والے مزدور کو بھی یہ حکم ہے اور اپنے دائرے میں ہر ایک کو یہ حکم ہے کہ دیانتدار بنو۔ ایک دکاندار ہے، اُس کے سامنے دیانت سے چلنے کا حکم کئی بار آتا ہے۔ ایک انجان گاہک آتا ہے تو اُسے وہ یا کم معیار کی چیز دیتا ہے، یا قیمت زیادہ وصول کرتا ہے، یا اُس مقررہ قیمت پر کم وزن کی چیز دیتا ہے۔ یہ بیماری جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا، ان ملکوں میں تو کم ہے لیکن غریب ممالک میں بہت زیادہ ہے۔ پس گاہک کو چیز دیتے ہوئے کوئی تو یہ سوچتا ہے کہ اس گاہک کی کم علمی کی وجہ سے میں فائدہ اُٹھاؤں۔ کوئی کہتا ہے کہ اگر میں وزن میں اتنی کمی ہر گاہک کے سودے میں کروں تو شام تک میں اتنا بچا لوں گا۔ بعض دفعہ گاہک کی سخت ضرورت اور مجبوری دیکھ کر اصل منافع سے کئی گنا زیادہ منافع کما لیا جاتا ہے۔ یہ تو ویسے بھی تجارت کے جو اخلاق ہیں اُن کے خلاف ہے لیکن اسلام تو اس کو سختی سے منع کرتا ہے۔ منافع کے ضمن میں یہ بھی کہوں گا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ربوہ جو آباد ہوا ہے تو وہاں کے دکانداروں کو یہ نصیحت کی تھی کہ تم منافع کم لو تو تمہارے پاس گاہک زیادہ آئیں گے۔ لیکن میرے پاس بعض شکایات ایسی آ رہی ہیں یا آتی رہتی ہیں کہ ربوہ میں دوکاندار اتنا منافع کمانے لگ گئے ہیں کہ لوگ چنیوٹ جا کر سودا خریدنے لگ گئے ہیں۔ یعنی اپنوں کے بجائے غیروں کے پاس احمدیوں کا روپیہ جانے لگ گیا ہے اور اس کے ذمہ دار ربوہ کے احمدی دکاندار ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی ہمارے احمدی دکاندار سوچیں اور اپنی اصلاح کی کوشش کریں۔ یہ جہاں بھی ہوں، صرف ربوہ کی بات نہیں ہے۔ جہاں بھی دکاندار ہو، ایک احمدی دکاندار کا معیار ہمیشہ اچھا ہونا چاہئے، اُن کا وزن پورا ہونا چاہئے، کسی چیز میں نقص کی صورت میں گاہک کے علم میں وہ نقص لانا ضروری ہونا چاہئے۔ منافع مناسب اور کم ہونا چاہئے۔ اس سے انشاء اللہ تعالیٰ

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
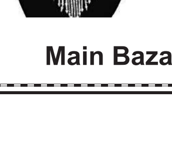
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
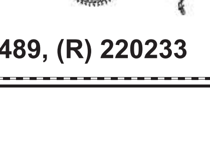
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

تجارت میں برکت پڑتی ہے، کمی نہیں آتی۔ اسی طرح ہر میدان کے احمدی کو اپنی دیانت کا حسن ظاہر کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ہر وقت اس حکم کی جگالی کرنے کی ضرورت ہے جو ابھی پڑھا ہے، تبھی عملی اصلاح ممکن ہوگی۔ ہر وقت دہراتے رہنا پڑے گا کہ میری عملی اصلاح کے لئے مَیں نے یہ یہ کام کرنے ہیں۔ اسی طرح دوسری برائیاں ہیں، مثلاً جھوٹ ہے۔ ہر بات کہتے وقت یہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ میری بات میں کوئی غلط بیانی نہ ہو۔ پھر اس کی دکانداروں کی لاپرواہی کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ ایک دکاندار نماز کا وقت آتا ہے تو نماز کے لئے چلا جاتا ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ میں دکان کھلی رکھوں تا کہ اس عرصے میں جتنے گاہک آئیں وہ میرے پاس آئیں۔ پس ایک طرف تو نیک اعمال کا خیال رکھنے والے نماز کی تیاری کر رہے ہوتے ہیں اور دوسری طرف پیسہ کمانے کا سوچنے والے اس سے بے پرواہ اپنے دنیاوی فائدے دیکھنے کے لئے منافع بنانے کی سوچ رہے ہوتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہر کام کرنے سے پہلے نیک اعمال کی اصلاح کو سوچیں، اُن کی نظر دنیاوی فائدے کی طرف ہوتی ہے اور وہ اُس کے متعلق سوچتے ہیں۔ ربوہ کے دکانداروں کے بارے میں پھر میں کہوں گا کہ ایک دفعہ ایک شکایت آئی تھی کہ نماز کے وقت میں دکانیں بند نہیں کرتے۔ تو اب بہرحال اُن کی رپورٹ آئی ہے کہ سب نے یہی کہا ہے کہ اب ہم انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کرتے رہیں گے۔ خدا کرے کہ یہ لوگ اس پر عمل کرنے والے بھی ہوں۔

اسی طرح قادیان کے دکاندار ہیں اور آجکل تو قادیان میں جلسے کی وجہ سے گہما گہمی ہے، اُنہیں بھی اس کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ گاہک باہر سے آئے ہوئے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اپنے فرائض جو ہیں اُن کو بھول جائیں۔ وہاں اُن کو نمازوں کے اوقات میں اپنی دکانیں یا اپنے سٹال جو ہیں وہ بہرحال بند کرنے چاہئیں اور دنیا میں ہر جگہ ہر احمدی کو یہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ جو فرائض ہیں، اُن کی ادائیگی کے لئے اُن کو بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ اعمال پر بار بار توجہ دینے کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی تیز رفتار گھوڑے پر سوار چلا جا رہا ہو لیکن بے احتیاطی سے اگر بیٹھے گا تو گھوڑا اُسے نیچے گرا دے گا۔ پس مومن کو بھی ہر وقت اپنے اعمال پر نگاہ رکھنی پڑے گی اور رکھنی چاہئے۔ لمحہ بھر کے لئے اگر بے احتیاطی ہو جائے تو مومن کا جو معیار ہے اُس سے وہ گر جائے گا اور اس کے اعمال کی اصلاح بھی نہیں ہوگی۔ پس ہر معاملے میں ہر وقت نظر رکھ کر ہی عملی اصلاح کی طرف ہر ایک جو ہے صحیح قدم اُٹھا سکتا ہے۔ برائیوں کی طرف ایک مرتبہ انسان جھک گیا تو پھر وہ اُس میں ڈوب جاتا ہے۔ گویا برائیوں سے بچنے کے لئے ہر کام پر نظر رکھ کر انسان ایک حجاب میں آ جاتا ہے اور جب یہ حجاب ختم ہو جائے تو ایک کے بعد دوسری کمزوری اُس پر غلبہ پا لیتی ہے۔

عورتوں کے لئے بھی مَیں ایک مثال دوں گا۔ پردہ اور حیا کی حالت ہے۔ اگر ایک دفعہ یہ ختم ہو جائے تو پھر بات بہت آگے بڑھ جاتی ہے۔ آسٹریلیا میں مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض بڑی عمر کی عورتوں نے جو پاکستان سے وہاں آسٹریلیا میں اپنے بچوں کے پاس نئی نئی گئی تھیں، اپنی بچیوں کو یہ دیکھ کر کہ پردہ نہیں کرتیں اُنہیں پردے کا کہا کہ کم از کم حیادار لباس پہنو، سکارف لو تو اُن کی لڑکیوں میں سے بعض جو ایسی ہیں کہ پردہ نہ کرنے والی ہیں، انہوں نے یہ کہا کہ یہاں پردہ کرنا بہت بڑا جرم ہے اور آپ بھی چھوڑ دیں تو مجبوراً ان عورتوں نے بھی جو پردہ کا کہنے والی تھیں، جن کو ساری عمر پردے کی عادت تھی اس خوف کی وجہ سے کہ جرم ہے، خود بھی پردہ چھوڑ دیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں کوئی ایسا قانون نہیں ہے، نہ جرم ہے۔ کوئی پابندی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اس طرف توجہ دیتا ہے۔ صرف فیشن کی خاطر چند نوجوان عورتوں اور بچیوں نے پردے چھوڑ دیئے ہیں۔ پاکستان سے شادی ہو کر وہاں آنے والی ایک بچی نے مجھے لکھا کہ مجھے بھی زبردستی پردہ چھڑوا دیا گیا تھا۔ یا ماحول کی وجہ سے میں بھی کچھ اس دام میں آ گئی اور پردہ چھوڑ دیا۔ اب میں جب وہاں دورے پر گیا ہوں تو اُس نے لکھا کہ آپ نے جلسہ میں جو تقریر عورتوں میں کی اور پردے کے بارے میں کہا تو اُس وقت میں نے برقع پہنا ہوا تھا تو اُس وقت سے میں نے برقع پہنے رکھا ہے اور اب میں اُس پر قائم ہوں اور کوشش بھی کر رہی ہوں اور دعا بھی کر رہی ہوں کہ اس پر قائم رہوں۔ اُس نے دعا کے لئے بھی لکھا۔ تو پردے اس لئے چُھٹ رہے ہیں کہ اس حکم کی جو قرآنی حکم ہے، بار بار ذہن میں جگالی نہیں کی جاتی۔ نہ ہی گھروں میں اس کے ذکر ہوتے ہیں۔ پس عملی اصلاح کے لئے بار بار برائی کا ذکر ہونا اور نیکی کا ذکر ہونا ضروری ہے۔

ساتواں سبب اعمال کی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ انسانی تعلقات اور رویے جو ہیں وہ حاوی ہو جاتے ہیں اور خشیت اللہ میں کمی آ جاتی ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 383 خطبہ جمعہ 12 جون 1936ء)

بسا اوقات لالچ، دوستانہ تعلقات، رشتے داری، لڑائی، بُغض اور کینے ان اعمال کے اچھے حصوں کو ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ مثلاً امانت کی جو میں نے مثال دی ہے، دوبارہ دیتا ہوں کہ انسان امانت کو اس نقطہ نظر سے نہیں دیکھتا کہ خدا تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہوا ہے، بلکہ اس نقطۂ نگاہ سے دیکھتا ہے کہ اس خاص موقع پر امانت کی وجہ سے اُس کے دوستوں یا دشمنوں پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح وہ سچ کو اس نقطہ سے نہیں دیکھتا کہ سچ بولنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے بلکہ اس نقطۂ نگاہ سے دیکھتا ہے کہ آیا اُسے یا اُس کے دوستوں، عزیزوں کو اس سچ بولنے سے کوئی نقصان تو نہیں پہنچے گا؟ ایک انسان دوسرے انسان کے خلاف گواہی اس لئے دے دیتا ہے کہ فلاں وقت میں اُس نے مجھے نقصان پہنچایا تھا۔ پس آج مجھے موقع ملا ہے کہ میں بھی بدلہ لے لوں اور اُس کے خلاف گواہی دے دوں۔ تو اعمال میں کمزوری اس وجہ سے ہوتی ہے کہ خشیت اللہ کا خانہ خالی ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے اس حکم کو سامنے رکھنا چاہئے کہ اپنے خلاف یا اپنے پیاروں اور والدین کے خلاف بھی تمہیں گواہی دینی پڑے تو دو اور سچائی کو ہمیشہ مقدم رکھو۔

آٹھواں سبب عملی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ عمل کی اصلاح اُس وقت تک بہت مشکل ہے جب تک خاندان کی اصلاح نہ ہو۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 384 خطبہ جمعہ 12 جون 1936ء)

مثلاً دیانتداری اُس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی یا اُس کا معیار قائم نہیں رہ سکتا، جب تک بیوی بچے بھی پورا تعاون نہیں کرتے۔ گھر کا سربراہ کتنا ہی حلال مال کمانے والا ہو لیکن اگر اُس کی بیوی کسی ذریعہ سے بھی ہمسایوں کو لُوٹتی ہے یا کسی اور ذریعہ سے کسی کو نقصان پہنچاتی ہے، مال غصب کرنے کی کوشش کرتی ہے یا اُس کا بیٹا رشوت کا مال گھر میں لاتا ہے تو اس گھر کی روزی حلال نہیں بن سکتی۔ خاص طور پر اُن گھروں میں جہاں سب گھر والے اکٹھے رہتے ہیں، جوائنٹ فیملی سسٹم ہے اور اُن کے اکٹھے گھر چل رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے اعمال ہیں۔ جب تک سب گھر والوں کے اعمال میں ایک ہو کر بہتری کی کوشش نہیں ہوگی، کسی نہ کسی وقت ایک دوسرے کو متاثر کر دیں گے۔ بیوی نیک ہے اور خاوند رزقِ حلال نہیں کماتا تو تب بھی گھر متاثر ہوگا۔ نمازوں کی طرف اگر باپ کی توجہ ہے لیکن اپنے بچوں کو توجہ نہیں دلاتا یا باپ کہتا ہے لیکن ماں توجہ نہیں کر رہی۔ یا ماں توجہ دلا رہی ہے اور باپ بے نمازی ہے تو بچے اُس کی نقل کریں گے۔ گزشتہ خطبہ میں بھی میں نے یہ مثالیں دی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے: قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم: 66) کہ نہ صرف اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ تمہارا صرف اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچانا کافی نہیں ہے بلکہ دوسروں کو بھی بچانا فرض ہے۔ اگر دوسروں کو نہیں بچاؤ گے تو وہ تمہیں ایک دن لے ڈوبیں گے۔

پس اعمال کی اصلاح کے لئے پورے گھر کی اصلاح کی ضرورت ہے اور اس کے لئے سب کو کوشش کرنی چاہئے۔ اس میں گھر کے سربراہ کا سب سے اہم کردار ہے۔ اکثر اوقات بیوی بچوں کی طرف سے غفلت یا اُن کی تکلیف کا احساس یا بے جا لاڈ اپنی اور اپنے گھر والوں کی اصلاح میں روک بن جاتا ہے۔

ان آٹھ باتوں کے علاوہ بھی بعض وجوہات عملی اصلاح میں روک کی ہو سکتی ہیں۔ یہ چند اہم باتیں جیسا کہ میں نے کہی ہیں لیکن اگر ان پر غور کیا جائے تو تقریباً تمام باتیں انہی آٹھ باتوں میں سمٹ بھی جاتی ہیں۔

بہرحال خلاصہ یہ کہ اعمال کے بارے میں ایسی روکیں موجود ہیں جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے ہٹا دیتی ہیں۔ اُس کے قرب سے دور پھینک دیتی ہیں۔ اگر ہم اپنے اعمال کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ صرف کہہ دینے سے اصلاح نہیں ہوگی بلکہ اُن ذرائع کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے جن کے ذریعہ سے اصلاح ممکن ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک مثال دی ہے کہ یورپ کا ایک مشہور لیکچرر تھا اور بڑے اعلیٰ قسم کے لیکچر دیا کرتا تھا لیکن لیکچر دیتے وقت وہ اپنے کندھے بہت زور زور سے ہلایا کرتا تھا، اوپر نیچے کیا کرتا تھا۔ لوگوں نے اُسے کہا کہ تم لیکچر تو بہت اچھا دیتے ہو لیکن تمہارے کندھوں کی اوپر نیچے کی حرکت کی وجہ سے اکثر لوگوں کو ہنسی آ جاتی ہے۔ اُس نے بڑی کوشش کی کہ یہ جو نقص ہے وہ دُور ہو جائے لیکن دور نہ ہوا۔ آخر اُس نے اس کا علاج اس طرح شروع کیا کہ دو تلواریں اُس نے چھت سے ٹانگ لیں جو اُس کی height تک پہنچتی تھیں، کندھوں تک پہنچتی تھیں اور اُن کے نیچے کھڑا ہو کر اُس نے تقریر کی مشق کرنا شروع کر دی۔ جب کبھی کندھا ہلاتا تھا تو تلوار اُس کے کندھے پر لگتی تھی، کبھی دائیں کبھی بائیں۔ چنانچہ چند دن کی کوشش کے بعد اُس کی یہ عادت ختم ہو گئی۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 390 خطبہ جمعہ 12 جون 1936ء)

پس نیک عمل کی عادت ڈالنے کے لئے ایسے طریق اختیار کرنے کی ضرورت ہے جس سے مجبور ہو کر نیک اعمال بجا لانے کی طرف توجہ پیدا ہو اور اس کے لئے سب کو مل کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر گھر کو کوشش کرنے کی ضرورت ہے اور ہر گھر کے ہر فرد کو کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ کوشش بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتی۔ بغیر وہ طریقہ اختیار کئے نہیں ہو سکتی جس سے برائیوں کو چھوڑنے کے لئے اگر تکلیفیں بھی برداشت کرنی

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS
LJ
SIGN OF PURITY
Since 1948

پڑیں تو کی جائیں۔ ہر فردِ جماعت کو جائزے کی ضرورت ہے، قربانی کی ضرورت ہے، پختہ عہد کی ضرورت ہے، ورنہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وہ بہت بڑا مقصد جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے، یہ ہے کہ ہمارے عقیدے اور اعمال دونوں کی اصلاح ایسے اعلیٰ معیار پر ہو کہ جس پر کوئی انگلی نہ اُٹھا سکے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد پنجم صفحہ 455-454 مطبوعہ ربوہ)

جیسا کہ مَیں پہلے خطبوں میں کہہ چکا ہوں، بیشک ہم نے عقیدے کے میدان میں بہت عظیم الشان فتح حاصل کر لی ہے، یہاں تک کہ وہی عقائد جن کو جب جماعت کی طرف سے پیش کیا جاتا تھا تو دشمن کی طرف سے سختی سے انکار کیا جاتا تھا لیکن آج بعض دشمن بھی اُن باتوں کے قائل ہو رہے ہیں۔ ایسے بھی مسلمان ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر نہیں گئے یا انہوں نے نازل نہیں ہونا۔ یہ کہنے یا اس بات کے قائل ہونے کی کوئی بھی وجہ ہو لیکن لاشعوری طور پر جماعت احمدیہ کا عقیدہ اُن کے منہ بند کر کے اُن کو اس بات پر قائل کر رہا ہے۔ جہاد کے بارے میں اب بعض بڑے بڑے علماء نے یہ بیان دیئے ہیں کہ اس وقت جہاد کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے، یہ دہشت گردی ہے اور آجکل جہاد جائز نہیں اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اس بارے میں وہ جو چاہے دلیل دیں لیکن احمدیت کی تعلیم ہی اُنہیں متاثر کر رہی ہے۔ لیکن جب ہم عمل کو دیکھتے ہیں تو عمل کے بارے میں ہماری کوتاہی ہے یا کمزوری ہے کہ ابھی وہ روح ہم میں پیدا نہیں ہوئی جس روح کے تحت ہم کام کر کے دنیا کو وہ نمونہ دکھلا سکیں جس کے بعد کوئی شخص ہماری جماعت کی برتری اور فوقیت تسلیم کرنے سے انکار نہ کرے۔ ابھی تک ہم اُس تعلیم پر پورے طور پر عمل نہیں کر رہے جو عملی اصلاح کے متعلق اسلام نے پیش کی ہے۔ بلکہ اکثر اوقات دوسروں کی چھوٹی چھوٹی باتوں کی نقل کر کے اس طرف مائل ہو جاتے ہیں، جیسا کہ میں نے بعض مثالیں بھی دی ہیں اور غیروں سے اپنا لوہا منوانے کی بجائے ہم نقّال بن جاتے ہیں، اُن کی نقلیں کرنی شروع کر دیتے ہیں اور پھر عمل کے میدان میں بعض جگہ ہمیں شرمندگی اُٹھانی پڑتی ہے۔

پس ضرورت ہے کہ عمل کے میدان میں کامیابی حاصل کریں۔ ضرورت ہے کہ وہ پانی جس سے ہم نے اس زمانے میں فیض پایا ہے، اُسے بکھرا نہ دیں، ضائع نہ کریں بلکہ اُن نہروں میں سمیٹ لیں جو زمینوں کو سیراب کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں نہ کہ اُس پانی کی طرح جو اِدھر اُدھر بہہ جاتا ہے۔ ہمیں اپنی حد بندیاں مقرر کرنی ہوں گی۔ اپنی عملی اصلاح کے لئے اپنے آپ پر کچھ پابندیاں لگانی ہوں گی تبھی ہم اپنے مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم نے عقائد کی دیواروں کو مضبوط کرنے کے لئے بیشک قربانیاں دی ہیں۔ جان، مال، وقت کی قربانی دی ہے اور دے رہے ہیں لیکن اعمال کی دیواروں کی طرف ہماری اتنی توجہ نہیں ہوئی جو ہونی چاہئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کو مختصر الفاظ میں بڑے عمدہ طریق سے بیان فرمایا ہے کہ اب تک صرف دو دیواریں عقائد والی ہیں۔ دو دیواریں جو عمل والی ہیں، وہ ابھی ہم نے نہیں بنائیں۔ اس وجہ سے چور آتا ہے اور ہمارا مال اُٹھا کر لے جاتا ہے۔ لیکن جب ہم قربانی کے نتیجہ میں اپنی چاردیواری کو مکمل کر لیں گے تو پھر چور کے داخل ہونے کے سارے راستے مسدود ہو جائیں گے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 392-391 خطبہ جمعہ 12 جون 1936ء)

پس آج ہمیں عہد کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی ذاتی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے، اپنے بیوی بچوں کی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے اور ہر وہ قربانی کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے جس سے ہماری عملی اصلاح کی دیواریں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائیں۔ تب ہم نہ غیروں سے اس تعلق میں پِٹنے والے ہوں گے یا شرمندہ ہونے والے ہوں گے اور نہ ہی ہمارے گھروں میں چور داخل ہو کر ہمیں نقصان پہنچا سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

افسوس محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ

اہلیہ مولانا محمد حفیظ بقاپوری صاحب درویش قادیان وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس میری والدہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولانا محمد حفیظ بقاپوری صاحب درویش مرحوم قادیان سابق ایڈیٹر بدر و سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان بتاریخ 18 نومبر 2013ء صبح بعمر 85 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 1928ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت چودھری مولا بخش صاحبؓ نمبردار چک 35 جنوبی سرگودھا کے گھر پیدا ہوئیں اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد اُن کی وصیت کے مطابق اپنی والدہ کے ہمراہ چھوٹی عمر میں ہی قادیان آگئیں اور تاحیات قادیان میں ہی مقیم رہیں۔

قادیان قیام کے دوران آپ کو حضرت مصلح موعودؓ کے خطبات اور درس میں بچپن سے ہی شرکت کا موقع ملا۔ آپ کا حافظہ غیر معمولی تھا۔ حضورؓ کے خطبات اور مجلس عرفان اکثر زبانی یاد ہوتے اور اُن کا تذکرہ لجنہ کی میٹنگ میں فرماتیں۔ جب قادیان میں لاؤڈ سپیکر موجود نہیں تھا اُس وقت کس طرح ایک ایک جملہ آگے سامعین تک لوگ پہنچاتے تھے وہ آنکھوں دیکھے واقعات آپ بیان فرمایا کرتی تھیں۔ بچپن سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے آپ کا غیر معمولی محبت کا تعلق تھا۔ اپنی والدہ صاحبہ کے ہمراہ حضرت اُمّ طاہر صاحبہ کے گھر اکثر جایا کرتی تھیں۔ اسی طرح حضرت اماں جانؓ کی خدمت میں بھی حاضر ہوتیں اور دعا کی درخواست کرتیں۔ حضرت امّاں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بھی گہرا پیار کا تعلق تھا۔ آپ کے گھر میں ہی لجنہ کی میٹنگ ہوتی تھی اُس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اماں جی کے واقعات اور نصائح سنایا کرتی تھیں۔ تقسیم ملک سے پہلے 1944ء میں آپ کی شادی محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری مدرس مدرسہ احمدیہ سے ہوئی۔ آپ کی شادی کے تمام انتظامات حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود فرمائے۔ ملک کی تقسیم تک آپ مدرسہ احمدیہ کے کواٹرز میں مقیم رہیں۔

تقسیم ملک کے بعد آپ پہلی درویش خاتون تھیں جو حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ حضور دعا کریں کہ ہم درویش خواتین کو بھی جلد قادیان جانے کا موقع ملے اور ہم اُن کے ساتھ اس قربانی میں شریک ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور انورؓ کی دعاؤں سے اس خواہش کو بھی اس طرح پورا فرمایا کہ 1951ء میں درویشان قادیان کی گیارہ فیملیز کو قادیان بھجوانے کا انتظام ہوا تو اُس میں سرفہرست آپ کا نام بھی شامل تھا۔ آپ جب ربوہ سے روانہ ہوئیں تو حضرت مصلح موعودؓ سے ملاقات کی اور حضور انور نے آپ کو نصائح فرمائیں اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اسی طرح آپ نے حضرت اماں جانؓ اور حضرت اماں جیؓ سے بھی ملاقات کی۔ دونوں نے فرمایا کہ قادیان جا کر ہمارے لئے دعا کرنا کہ قادیان میں ہماری جلد واپسی کے سامان اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے۔ حضرت اماں جیؓ آپ کو رخصت کرتے وقت فرمانے لگیں ”بیٹی جب قادیان جاؤ تو میرے گھر میں رہنا اور ہمارا قادیان واپسی کا انتظار کرنا۔“ اماں جی کے یہ الفاظ بھی اس طرح پورے ہوئے کہ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے گھر میں چالیس سال سے زائد عرصہ تک رہائش کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کے قادیان آنے پر لجنہ اِماء اللہ مرکزیہ قادیان کا قیام عمل میں آیا۔ آپ تقسیم ملک کے بعد پہلی سیکریٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ قادیان مقرر ہوئیں۔ اس عہدہ پر 20 سال سے زائد عرصہ تک فائز رہیں۔ آپ کے بعد آپ کی بیٹی عزیزہ حلیمہ بشریٰ کو خدمت کا موقع ملا۔

خلافت احمدیہ سے بے حد عشق اور محبت اور وفا آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ 1939ء میں قادیان کی خلافت جوبلی کا آنکھوں دیکھا حال جب آپ بیان فرماتیں تو سننے والے یوں محسوس کرتے کہ گویا وہ اس زمانہ کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ آپ کو چار خلفائے احمدیت سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ 2008ء میں خلافت جوبلی کی جب صد سالہ تقریبات منعقد ہوئیں تو آپ فرمانے لگیں کہ میں کتنی خوش قسمت ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلافت احمدیہ کی سو سالہ تقریبات قادیان میں دکھا دیں۔ 2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب قادیان تشریف لائے تو آپ ازراہ شفقت درویشان قادیان کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ چنانچہ آپ نے حضور سے گھر میں ملاقات کا شرف پایا اور تمام درویش خواتین کی طرف سے حضور کی خدمت میں سلام کا تحفہ پیش کیا اور اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی چائے پیش فرمائی۔ حضور انور کی والدہ محترمہ سے بھی آپ کا پرانا تعلق تھا اس لئے اُن سے ہوئی ملاقاتوں کا بھی اکثر ذکر فرماتیں۔

آپ پابند صوم وصلوٰۃ اور تہجد گزار دعا گو خاتون تھیں۔ راتوں کو اُٹھ کر خلیفہ وقت اور جماعت کے لئے دعائیں کرتی تھیں۔ جب بھی حضور سفر پر ہوتے تو سارا دن دعاؤں میں گزارتیں۔ یہ سلسلہ آخری دم تک جاری رہا۔ آپ کے کمرہ میں ہر وقت MTA لگا رہتا تھا اور فرمایا کرتی تھیں کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر جو افضال نازل ہوئے ہیں اُن میں سے ایک بہت بڑا افضل MTA کی صورت میں ہر وقت پوری دنیا میں نازل ہو رہا ہے اور یہ صداقت احمدیت کا زندہ نشان ہے ہر ایک درویش فیملی کا حال احوال پوچھتی تھیں۔ خدمت خلق کا کوئی بھی موقع اپنے ہاتھ سے نہ جانے دیتی تھیں۔ بہت بہادر اور بلند حوصلہ خاتون تھیں۔ دورِ درویشی میں جب بھی کوئی آزمائش کا وقت آیا آپ نے حوصلہ اور صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ دور درویشی میں آپ کو اپنے شوہر کے ساتھ جماعت کی خدمات کا بھی موقع ملا۔ آپ کے شوہر مولوی محمد حفیظ بقاپوری صاحب کو ایک لمبے عرصہ تک (27 سال سے زائد) اخبار بدر کی خدمت کی توفیق ملی۔ اس عرصہ میں خلفائے وقت کے خطبات کو الفضل سے کتابت کے ذریعہ اخبار بدر میں درج کیا جاتا تھا۔ آپ خطبہ کو الفضل سے پڑھ کر سنایا کرتی تھیں اور آپ کے شوہر ساتھ ساتھ سہو کتابت کی درستی کرتے جاتے تھے۔ اس طرح اخبار بدر کی Editing میں آپ کو سال ہا سال تک خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ آپ ہمیشہ اپنے انجام بخیر کے لئے دعا کی درخواست کرتی تھیں اور ساتھ فرماتی تھیں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ چلتے پھرتے ہی اُٹھا لے۔ چنانچہ آپ کی وفات بھی اچانک ہی چلتے پھرتے ہوئی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اپنی وفات کے بارے میں آپ کو خواب کے ذریعہ سے پہلے ہی اطلاع مل چکی تھی اور یہ خواب آپ افراد خانہ کو سنا چکی تھیں۔

آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرشید بدر سرجن نور ہسپتال قادیان اور خاکسار عبدالباسط قمر بقاپوری ٹورنٹو کینیڈا اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت دین بجا لا رہے ہیں۔ آپ کی بڑی بیٹی حلیمہ بشریٰ اہلیہ مکرم محمد ارشد رانا کینیڈا میں مقیم ہیں۔ دوسری بیٹی سلیمہ بشریٰ اہلیہ مکرم محمود احمد فاروقی لندن میں مقیم ہیں۔ جبکہ تیسری بیٹی نعیمہ بشریٰ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب واقف زندگی قادیان میں مقیم ہیں۔ چوتھی بیٹی ظہیرہ بدر اہلیہ چودھری شوکت امین امریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔ پانچویں بیٹی امۃ الباری قمر اہلیہ چوہدری نسیم احمد کراچی میں مقیم ہیں۔

آپ چوہدری ہدایت اللہ صاحب، چوہدری عطاء اللہ صاحب ایم اے سابق پروفیسر ٹی۔ آئی کالج و سابق نائب ناظر بیت المال آمد ربوہ اور چوہدری رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت بہاولپور کی ہمشیرہ اور مولانا چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ سابق مشنری انچارج انڈونیشیا کی خالہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین (عبدالباسط بقاپوری۔ کینیڈا)

خطبہ جمعہ

قادیان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بستی ہونے کی وجہ سے اور تمام دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام اس بستی سے نکل کر پہنچنے کی وجہ سے جو حیثیت اور جو مقام حاصل ہے، وہ اس بستی کو جہاں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا مرکز بناتی ہے وہاں اس بستی میں منعقد ہونے والے جلسوں کو بھی بین الاقوامی جلسہ بناتی ہے۔

قادیان کے جلسے کے ماحول میں روحانیت کا ایک اور رنگ محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ اس بستی کی فضاؤں میں اور گلی کوچوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور مسیح موعود اور مہدی موعود کی یادوں کی خوشبو روحانیت کے ایک اور ہی ماحول میں لے جاتی ہے۔ پس اس ماحول میں ملی ہوئی نصیحت بھی ایک خاص رنگ رکھتی ہے، ایک خاص اثر رکھتی ہے اور ہر مخلص کے دل پر ایک خاص اثر کرنے والی ہونی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مقصد یہ بھی بتایا تھا کہ افرادِ جماعت کا ایک دوسرے سے جلسہ کے دنوں میں تعارف بڑھے اور اخوّت اور پیار اور محبت کے تعلقات قائم ہوں۔ جہاں ہر آنے والا اس محبت و اخوّت کے تعلق اور رشتے کو قائم کرے، وہاں اس بستی میں رہنے والا ہر احمدی بھی اس طریق پر اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اس مقصد کو حاصل کئے بغیر وہاں سے واپس لوٹے۔ اور قادیان میں رہنے والا کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو ان تین دنوں کو اپنی اصلاح کا بہترین ذریعہ نہ بنالے۔ اس بات کی پابندی کی بھی بھرپور کوشش رہے کہ جو تبدیلی پیدا کرنی ہے یا پیدا کی ہے، اُس میں مداومت اختیار کرنی ہے، اُسے اپنی زندگی کا مستقل حصہ بھی بنانا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے افراد جماعت احمدیہ عالمگیر کو باہم اتفاق و اتحاد سے متعلق نہایت اہم نصائح۔

آج زمانے کا امام، مصلح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آنے والا نبی جو ہمیں ہماری عملی حالتوں کی درستگی کی طرف بلا رہا ہے تو ہمیں بھی لبّیک کہتے ہوئے اس کے گرد جمع ہونے کی ضرورت ہے اور یہ ہمارا فرض ہے کہ اس کے گرد جمع ہو جائیں۔ آج تلواروں کے جہاد کے لئے نہیں بلایا جا رہا بلکہ نفس کے جہاد کے لئے بلایا جا رہا ہے جس میں کامیابی تمام دنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرانے کا باعث بنے گی۔

دنیا میں ہر احمدی یہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اُن تمام جگہوں پر جہاں احمدی مشکلات میں گرفتار ہیں ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔

ان جگہوں پر اللہ تعالیٰ احمدیوں کے لئے آسانی کے سامان مہیا فرمائے، اُن کی آزادی کے سامان پیدا فرمائے۔ اور یہ بہت اہم دعا ہے اور اخوّت اور بھائی چارے کے اظہار کا یہ تقاضا ہے کہ ہم ضرور یہ دعا کریں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27 دسمبر 2013ء بمطابق 27 فتح 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 17 جنوری 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے قادیان میں وہاں کا جلسہ سالانہ شروع ہے۔ یہ جلسہ سالانہ شاید partition کے بعد سے بعض لوگوں کے خیال میں بھارت کا جلسہ سالانہ سمجھا جاتا ہو۔ لیکن قادیان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بستی ہونے کی وجہ سے اور تمام دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام اس بستی سے نکل کر پہنچنے کی وجہ سے جو حیثیت اور جو مقام حاصل ہے، وہ اس بستی کو جہاں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا مرکز بناتی ہے وہاں اس بستی میں منعقد ہونے والے جلسوں کو بھی بین الاقوامی جلسہ بناتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج وہاں بتیس تینتیس ملکوں کی نمائندگی ہو رہی ہے۔ پس قادیان کی بھی ایک اہمیت ہے اور وہاں منعقد ہونے والے جلسوں کی بھی ایک اہمیت ہے۔ اس بستی کے رہنے والے احمدیوں کی بھی ایک اہمیت ہے اور اس جلسہ میں شامل ہونے والے دنیا کے کونے کونے سے آنے والے احمدیوں کی بھی ایک اہمیت ہے۔ لیکن یہ اہمیت حقیقت میں اجاگر ہوگی، تب بامقصد ہوگی جب اس بستی میں رہنے والے اس اہمیت کا حق ادا کرنے والے بنیں گے۔ جب اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آنے والے اس جلسہ کے مقاصد کے حصول کے لئے یہ دن اور راتیں جو انہوں نے وہاں گزارنی ہیں، وہ ان کو اس مقصد کے حاصل کرنے میں صَرف کریں گے جو مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور زمانے کے امام نے ان جلسوں کا بتایا ہے، اُن لوگوں کا بتایا ہے جنہوں نے آپ سے عہدِ بیعت باندھا ہے۔

عموماً دنیا کے کسی بھی ملک میں ہونے والے جلسے کا ماحول شامل ہونے والوں پر ایک روحانی اثر ڈالتا ہے۔ اور اس کا اظہار شامل ہونے والے کرتے رہتے ہیں لیکن قادیان کے جلسے کے ماحول میں روحانیت کا ایک اور رنگ محسوس ہوتا ہے۔ جنہوں نے وہاں جلسوں میں شمولیت اختیار کی ہے اُن کو اس بات کا علم ہے اور ہر مخلص کو یہ رنگ محسوس ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس بستی کی فضاؤں میں اور گلی کوچوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور مسیح موعود اور مہدی معہود کی یادوں کی خوشبو روحانیت کے ایک اور ہی ماحول میں لے جاتی ہے۔ پس اس ماحول میں ملی ہوئی نصیحت بھی ایک خاص رنگ رکھتی ہے، ایک خاص اثر رکھتی ہے اور ہر مخلص کے دل پر ایک خاص اثر کرنے والی ہونی چاہئے۔ اس لئے میں اس جلسے میں شامل ہونے والے تمام شاملین کو آج اس طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ جہاں جلسہ میں شامل ہو کر علمی اور تربیتی تقریروں سے فیضیاب ہوں، وہاں اُن مقاصد کو

بھی اپنے سامنے رکھیں اور ہر وقت اس کی جگالی کرتے رہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے انعقاد کے بیان فرمائے ہیں جو میرے خیال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی جلسہ کے افتتاح کرنے والے میرے نمائندے نے وہاں جلسہ کے افتتاح کے وقت پیش کئے ہوں گے۔ میرے خیال میں، مَیں نے اس لئے کہا ہے کہ مجھے اس افتتاحی تقریب کا علم نہیں ہے کہ کیا تقریر ہوئی ہے؟ لیکن عموماً جلسے کے مقاصد کو سامنے رکھ کر ہی افتتاحی تقریر کا مضمون بیان ہوتا ہے۔ بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات کو سامنے رکھتے ہوئے جلسے میں شامل ہونے والے ہر شخص کو یہ دن گزارنے چاہئیں۔

اس جلسہ میں جیسا کہ مَیں نے کہا کئی ممالک کی نمائندگی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مقصد یہ بھی بتایا تھا کہ افرادِ جماعت کا ایک دوسرے سے جلسہ کے دنوں میں تعارف بڑھے اور اخوت اور پیار اور محبت کے تعلقات قائم ہوں۔ (ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 281 اشتہار نمبر 91 مطبوعہ ربوہ)

پس آج تعارف اور اخوت کے معیاروں میں ایسی وسعت پیدا ہوگئی ہے جو بے مثال ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ قادیان کا رہنے والا ایک عام کارکن امریکہ کے رہنے والوں اور روس کے رہنے والوں سے ملتا ہے۔ یا عرب کا رہنے والا یورپ کے رہنے والوں سے ملتا ہے یا سب جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو وہ روح نظر آتی ہے جو مومنین کے اخوت کے وصف کو نمایاں کرتی ہے اور یہ روح اس وصف کو نمایاں کرنے والی ہونی چاہئے۔ اگر کسی کے دل میں نخوت ہے تو وہ اپنے بھائیوں سے اس اخوّت کے جذبے کے تحت نہیں ملتا۔ یا ایک شہر کا رہنے والا امیر اپنے غریب بھائی کو چاہے وہ اُسے جانتا ہے یا نہیں یا اُس کے تعلقات اچھے ہیں یا کمزور یا رنجشیں ہیں یا شکایتیں، جب تک سب کدورتیں مٹا کر، سب بڑائی اور امیری اور غریبی کے فرق مٹا کر اخوت اور بھائی چارے کے نمونے نہیں دکھاتے تو پھر جلسے کی تقریریں ایسے شامل ہونے والوں کو کوئی فائدہ نہیں دیں گی، نہ ہی وہاں کا ماحول اُن کو کوئی فائدہ دے سکے گا۔ جلسے پر آنا بھی بے فائدہ ہوگا۔ قادیان کا روحانی ماحول بھی ایسے شخص کے دل کی سختی کی وجہ سے اُس کے لئے روحانیت سے خالی ہوگا۔

پس اگر جلسہ کے مقصد سے بھرپور فائدہ اُٹھانا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے سب شامل ہونے والے جلسہ میں شامل ہوں جو جلسہ کے مقاصد میں سے ایسا اہم مقصد ہے جس کا آپ نے خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ امیری، غریبی اور بڑے ہونے اور چھوٹے ہونے کے فرق کو مٹا دیں۔ ذاتی رنجشیں بھی ہیں تو یہاں اس ماحول میں وہ ایک دوسرے کے لئے اس طرح دُور کر دیں جیسے کبھی پیدا ہی نہیں ہوئی تھیں۔ قادیان کے احمدیوں کی مستقل آبادی کو بھی اپنے سینوں کو ٹٹولنا ہوگا۔ اپنے دلوں کے جائزے لینے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ایسا موقع عطا فرمایا کہ مسیح موعود کی بستی میں رہتے ہیں جس کا ماحول ویسا ہونا چاہئے جیسا کہ زمانے کے امام نے خواہش کی تھی اور اس کے لئے جماعت کی تربیت کی کوشش کی اور پھر اس بات کی طرف بھی خاص توجہ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یعنی وہاں رہنے والوں کو اپنی زندگی میں ایک اور موقع دیا کہ جلسہ میں شامل ہوں اور اپنی تربیت کے اس اعلیٰ موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔

پس جہاں ہر آنے والا اس محبت و اخوت کے تعلق اور رشتے کو قائم کرے، وہاں اس بستی میں رہنے والا ہر احمدی بھی اس طریق پر اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟ یہی جائزے پھر دنیاوی خواہشات سے بھی دلوں کو پاک کریں گے اور آخرت کی طرف بکلّی جھکنے کا خیال اور احساس پیدا ہوگا۔ خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہوگا۔ اس دنیا کی خواہشات کی فکر نہیں ہوگی بلکہ وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ(الحشر :19) کا مضمون جو ہے، یہ سامنے ہوگا۔ یہ کوشش ہوگی کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے اور اُخروی زندگی کی بھلائیاں چاہنے کے لئے اس دنیا سے کیا آگے بھیجنا ہے۔ زہد اور تقویٰ پر نظر رکھنی ہے یا دنیاداری کا نمونہ دکھانا ہے اور خدا تعالیٰ کے خوف کو دل سے نکال کر یہ زندگی گزارنی ہے۔ عہدِ بیعت کی پابندی کرنی ہے یا عہدِ بیعت کا خوبصورت بیج صرف سینے پر لگا کر اپنے آپ کو عہدِ بیعت کو پورا کرنے والا سمجھنا ہے۔ خدا ترسی، پرہیز گاری اور نرم دلی کے اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے ہیں یا ظلم و جور اور بداخلاقی اور بدکلامی جیسی برائیوں کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہوئے اپنے عمل سے اُس کے اظہار کرنے ہیں۔ عاجزی اور انکساری کے نمونے قائم کرنے ہیں یا تکبر و غرور سے اپنے سروں اور گردنوں کو اکڑا کر چلنا ہے۔ سچائی کے خوبصورت موتی بکھیرنے ہیں یا جھوٹ کے اندھیروں کی نذر ہو کر خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لینی ہے۔ دینی مہمات کے لئے اپنے آپ کو تیار کرتے ہوئے مسیح محمدی کے مشن کی تکمیل کرنی ہے یا دنیاداری کی چمک دمک میں ڈوب کر اپنے مقصد کو بھولنا ہے۔ پس یہ جائزے اور اپنے عمل کا تنقیدی جائزہ ہمیں بتائے گا کہ ''مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ'' کو کس حد تک ہم نے اپنے سامنے رکھا ہوا ہے۔ پس جلسہ کے یہ تین دن ان باتوں کا جائزہ لینے کے لئے اور اپنے عمل خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کے لئے بہترین دن ہیں جبکہ ایک دوسرے کا روحانی اثر قبول کرنے کا بھی رجحان ہوتا ہے۔ تہجد کی اجتماعی اور انفرادی ادائیگی ایک خاص ماحول پیدا کر رہی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سجدہ گاہوں اور دعاؤں کی جگہیں بھی بہت سے دلوں کو بے قرار دعاؤں کی توفیق دے رہی ہوتی ہیں۔ لامحسوس طریقے پر انتشارِ روحانیت کا ماحول ہوتا ہے۔

پس اس تین دن کے کیمپ سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں اور کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اس مقصد کو حاصل کئے بغیر وہاں سے واپس لوٹے۔ اور قادیان میں رہنے والا کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو ان تین دنوں کو اپنی اصلاح کا بہترین ذریعہ نہ بنا لے۔ لیکن یہ بھی مدّ نظر رہے، اس بات کی پابندی کی بھی بھرپور کوشش رہے کہ جو تبدیلی پیدا کرنی ہے یا پیدا کی ہے، اُس میں مداومت اختیار کرنی ہے۔ اُسے اپنی زندگی کا مستقل حصہ بھی بنانا ہے۔ اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جب وہاں بیٹھا ہوا ہر شخص اس بات کا پختہ ارادہ کرے کہ ہم نے جو پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے اُس پر تازندگی پھر قائم رہنا ہے۔ یہ ارادہ کرنا ہے کہ جلسہ سالانہ پر کی جانے والی تقریریں اور علمی باتیں جب ہم سنیں تو وہ صرف دینی علم کے بڑھنے کا ذریعہ نہ ہوں یا عارضی طور پر دینی علم بڑھانے کا ذریعہ نہ ہوں بلکہ اب مستقل طور پر دینی علم بڑھانے کی تازندگی مسلسل کوشش بھی کرنی ہے اور پھر اس بات کا بھی مصمم ارادہ کرنا ہے کہ ہم نے اُن لوگوں میں سے نہیں بننا جو کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ جو کچھ علم حاصل کیا ہے اس کو ہم نے اپنی زندگیوں پر لاگو بھی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو ہمیشہ سامنے رکھنا ہے کہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ (الصف:03)۔ اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ پس جب ان باتوں کی طرف توجہ رہے گی تبھی جلسہ میں شامل ہونے کے مقاصد بھی پورے ہوں گے، تبھی وہ دیرپا مقاصد حاصل ہوں گے جن کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے عہدِ بیعت لیا ہے۔ تبھی ہم جلسہ کی برکات سے مستقل فیض پانے والے بن سکیں گے۔ تبھی اپنی اصلاح کی طرف ہماری توجہ رہے گی اور ہم اپنے جائزے لیتے رہیں گے۔ تبھی اپنے بچوں کے سامنے ہم نیک نمونے قائم کرنے والے بن سکیں گے۔ تبھی ہم اپنے بچوں کی اصلاح کا ذریعہ بھی بن سکیں گے۔ تبھی اپنے ماتحتوں اور زیرِ اثر افراد کی رہنمائی کا حق ادا کرنے کی طرف ہماری توجہ بھی رہے گی۔ تبھی ہم تبلیغ کا حق بھی ادا کرنے والا بن سکیں گے۔ پس یہ بہت بڑا کام ہے جو ہم میں سے ہر ایک نے انجام دینا ہے۔ لیکن اس کے معیار تبھی قائم ہو سکتے ہیں جب ہم حقیقت پسند بن کر اپنی خوبیاں دیکھنے کی بجائے اپنی خامیوں پر نظر رکھنے والے ہوں گے اور اُن کی تلاش میں ہوں گے، جب ہم خدا تعالیٰ کی مغفرت کے حصول کے لئے بے چین ہوں گے، جب ہم خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے آگے اپنی گردنیں ڈال دیں گے، جب ہم اطاعت کے وہ نمونے دکھائیں گے جس میں بہانے اور عذر نہ ہوں بلکہ جن میں فرار کے راستوں کے آگے دیواریں کھڑی ہوں، عذروں کے راستے کے آگے دیواریں کھڑی ہوں اور یہ معیار اُس وقت حاصل ہوگا جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور اپنی جماعت سے آپ کی توقعات اور خواہشات کو اپنی تمام تر خواہشات پر ترجیح دیں گے۔ جب ہم آپ کی خواہشات کے مطابق صدق و وفا کے نمونے دکھائیں گے۔ آپ علیہ السلام ہم سے کیا توقعات اور امید رکھتے ہیں۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگیوں میں کر کے دکھایا، ایسا ہی تم بھی ان کے نقشِ قدم پر چل کر اپنے صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نمونہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھو''۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 248۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس جب ہم ان باتوں پر غور کرتے ہیں تو ہمیں عجیب نمونے نظر آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے نمونے کی بات کی۔ آپ کی زندگی میں ہم صدق و وفا کے جو نمونے دیکھتے ہیں اُن میں ایک عجیب شان نظر آتی ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ میں نبی ہوں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغیر کسی سوال کے کہا کہ میں آپ کو خدا تعالیٰ کا نبی مانتا ہوں۔

(دلائل النبوۃ جلد 1 صفحہ 24 باب دلائل النبوۃ فی اسلام ابوبکر مطبوعہ دار الکتب بیروت 2002ء)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دینی ضروریات کے لئے چندے کی ضرورت ہے، مومنوں کو چاہئے کہ وہ اپنے مال میں سے دینی ضروریات کے لئے مال دیں تو حضرت ابوبکر صدیق نے اپنے گھر کا سارا مال لا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
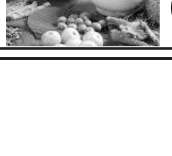
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

(شرح العلامۃ الزرقانی جلد 4 صفحہ 69 باب ثم غزوۃ تبوک مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفار کے ظلموں کی وجہ سے اب مجھے لڑائی کا حکم ہوا ہے، اُن کا سختی سے جواب دینے کا حکم ہوا ہے، اُن کے خلاف تلوار اُٹھانے کا حکم ہوا ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلوار لے کر آ گئے کہ میں حاضر ہوں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوری طور پر صلح حدیبیہ کے موقع پر فیصلہ بدل کر اپنی اس منشاء کا اظہار کیا کہ لڑائی نہ کی جائے بلکہ صلح کی جائے تو سب بڑے بڑے صحابہ اُس وقت بے چین ہوئے، بعض کے ماتھے پر شکنیں آنے لگیں کہ یہ کیا ہونے لگا ہے مگر حضرت ابوبکر صدیق نے کہا بالکل ٹھیک ہے، صلح ہی ہونی چاہئے۔ (ماخوذ از صحیح البخاری کتاب الجزیۃ والموادعۃ باب منہ حدیث 3182)

پس یہ وہ نمونہ ہے جس کو سامنے رکھنے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت سے توقع کی ہے۔ یہ معیار سامنے رہیں گے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات کو پورا کرنے کی روح قائم رہے گی۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ایک جلسہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات اور توقعات پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے آپ علیہ السلام کو کس قدر تکلیف ہوئی اور کس قدر ناراضگی کا اظہار کیا تھا

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 360 اشتہار نمبر 117 مطبوعہ ربوہ)

تو طبیعت بے چین ہو جاتی ہے۔ پس آج اس زمانے میں ہم نے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کا حصہ بننا ہے تو ہمیں آپ کی ہر بات پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے اور اُس طاقت اور جوش کی ضرورت ہے جس کا نمونہ صحابہ نے جنگِ حُنین میں دکھایا تھا۔ کیونکہ اس جذبے کے بغیر نہ ہم لغویات سے بچ سکتے ہیں، نہ ہم دنیا کی لالچوں سے بچ سکتے ہیں نہ ہم اپنے نفس کی اصلاح کر سکتے ہیں، نہ ہم جلسوں میں شامل ہونے کی روح کو سمجھ سکتے ہیں اور نہ ہی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو سمجھ سکتے ہیں، نہ ہمارے اندر اسلام کی خدمت کے جذبے کی حقیقی روح پیدا ہو سکتی ہے۔

جنگِ حُنین میں کیا ہوا تھا؟ جنگِ حُنین میں اُس وقت تک کی جو اسلام کی تاریخ تھی اُس وقت مسلمانوں کا پہلا لشکر تھا جو دشمن کے مقابلے میں تیار ہوا تھا اور جس کی تعداد دشمن کے لشکر کی تعداد سے زیادہ تھی لیکن وہ لوگ جو لشکر میں شامل ہوئے تھے، اُن کی اکثریت مومن کی قربانی کی روح کو سمجھنے والی نہیں تھی۔ اُس روح سے ناآشنا تھی۔ جب دشمن کے چار ہزار تیر اندازوں نے حکمت سے اچانک تیروں کی بوچھاڑ کی تو کچھ کمزور ایمان کی وجہ سے اور کچھ لوگ سواریوں کے بِدکنے کی وجہ سے اِدھر اُدھر ہونے لگے اور اسلامی لشکر تتّر بتّر ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صرف بارہ صحابہ کے ساتھ میدانِ جنگ میں رہ گئے لیکن آپ نے اپنے قدم پیچھے نہیں ہٹائے۔ باوجود اس مشورے کے کہ حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ واپس مڑ کر لشکر کو جمع کیا جائے، آپ نے فرمایا۔ خدا کا نبی میدانِ جنگ سے پیٹھ نہیں موڑتا۔ بہر حال آپ نے اس موقع پر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جن کی آواز اونچی تھی، اُنہیں فرمایا کہ انصار کو آواز دے کر کہو کہ اے انصار! خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک جگہ اس بات کی بھی بڑی اعلیٰ وضاحت فرمائی ہے کہ صرف انصار کو کیوں مخاطب کیا گیا ہے۔ اس کی بہت سی وجوہات تھیں لیکن ایک وجہ یہ تھی کہ شکست کے ذمہ دار مکّہ کے بعض لوگ تھے جو مہاجرین کے قریبی تھے، اس لئے مہاجرین کو اس حوالے سے ایک ہلکی سی سرزنش بھی کی گئی کہ تم جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھے کہ ہم تعداد میں زیادہ ہو گئے ہیں، آج ہمیں کوئی نہیں ہرا سکتا تو تم اپنے جن رشتے داروں اور عزیزوں پر، یا اپنے ہم قوموں پہ انحصار کر رہے تھے، اُن کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ بہر حال صرف انصار کو بلایا گیا۔ انصار کہتے ہیں کہ جب ہمارے کانوں میں حضرت عباس کی آواز پڑی کہ خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے تو اس سے پہلے بھی ہم اپنی سواریوں کو میدانِ جنگ کی طرف موڑنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اس آواز نے ایسا جادو کیا کہ ایک نیا جذبہ اور بجلی کی طاقت ہمارے جسموں میں پیدا ہو گئی اور جو سواریاں مڑ سکیں اُن کے سوار سواریوں سمیت میدانِ جنگ میں پہنچ گئے اور جو سواریاں باوجود کوشش کے مڑنے کے لئے تیار نہیں تھیں تو اُن سواروں نے اُن سواریوں کی گردنیں اپنی تلواروں سے کاٹ دیں اور دوڑتے ہوئے میدانِ جنگ میں پہنچ گئے اَور لبّیک یا رسول اللہ! لبّیک کہتے ہوئے آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ (تاریخ الخمیس جلد 2 صفحہ 103-102 باب ذکر غزوہ حوازن بحنین مطبوعہ بیروت)

پس یہ لبّیک کہنے کی وہ روح ہے جسے آج ہمیں بھی کام میں لانا چاہئے، اسے سمجھنا چاہئے۔ آج بھی خدا تعالیٰ کا فرستادہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشقِ صادق ہے، ہمیں بلا رہا ہے کہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرو، جلسے میں آ کر جلسے کے مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اپنے دن تقویٰ اور عشقِ الٰہی میں گزارو اور ذکرِ الٰہی میں گزارو۔ اپنے تین دنوں کو قربِ الٰہی حاصل کرنے کا مستقل ذریعہ بنا لو۔ اپنے نفس کے سرکش گھوڑوں کی گردنیں کاٹو۔ آج زمانے کا امام، مصلح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آنے والا نبی جو ہمیں ہماری عملی حالتوں کی درستگی کی طرف بلا رہا ہے تو ہمیں بھی لبّیک کہتے ہوئے اس کے گرد جمع ہونے کی ضرورت ہے اور یہ ہمارا فرض ہے کہ اس کے گرد جمع ہو جائیں۔ آج تلواروں کے جہاد کے لئے نہیں بلایا جا رہا بلکہ نفس کے جہاد کے لئے بلایا جا رہا ہے جس میں کامیابی تمام دنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرانے کا باعث بنے گی۔

پس جیسا کہ مَیں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں، محبت و اخوّت کے نئے معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ زہد و تقویٰ کی سیڑھیوں پر چڑھنے کی ضرورت ہے۔ تواضع اور انکساری کے راستوں کی تلاش کی ضرورت ہے۔ اپنے ہر عمل سے سچائی کا بول بالا کرنے کی ضرورت ہے۔ تبلیغِ اسلام کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے عملی اظہار کی ضرورت ہے۔ ذکرِ الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھنے کی ضرورت ہے۔ عبادتوں کے اعلیٰ معیار کے ذریعہ قربِ الٰہی کے حصول کی کوشش کی ضرورت ہے۔ پس ان تین دنوں میں قادیان کے جلسے کے شاملین بھی بھرپور فائدہ اُٹھائیں اور جہاں جہاں بھی اور ان دنوں میں جلسے ہو رہے ہیں، ان میں سے ایک تو امریکہ کا ویسٹ کوسٹ کا جلسہ ہو رہا ہے، پھر مالی میں جلسہ ہو رہا ہے، نائیجر میں جلسہ ہو رہا ہے، نائیجیریا میں جلسہ ہو رہا ہے، سینیگال میں جلسہ ہو رہا ہے، آئیوری کوسٹ میں جلسہ ہو رہا ہے اور ہر جگہ کے شاملینِ جلسہ ان دنوں سے فیض اُٹھانے کی خاص کوشش کریں۔ اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جو اُن بعض باتوں کی طرف ہماری رہنمائی کرتے ہیں جو خدا کا رسول ہم سے چاہتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

’’جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر مَیں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وُجودِ واحد رکھو؛ ورنہ ہَوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لیے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دُوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لیے غائبانہ دُعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ مَیں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔

میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لیے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوتی تھی۔ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ (آل عمران: 104) یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اُس کا انجام اچھا نہیں......‘‘۔

فرمایا: ’’...... یاد رکھو بغض کا جُدا ہونا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی؟ وہ ضرور ہوگی۔ تم کیوں صبر نہیں کرتے۔ جیسے طبّی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے، مرض دفع نہیں ہوتا۔ میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے؟ بخل ہے، رعونت ہے، خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔ ...... ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں۔ جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ مَیں کسی کے سبب سے اپنے اُوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو، وہ خشک ٹہنی ہے۔ اُس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رَہ کر پانی تو چُوستی ہے، مگر وہ اُس کو سرسبز نہیں کر سکتا، بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو۔ میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا‘‘۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 336۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے: وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (آل عمران: 56) یہ تسلّی بخش وعدہ ناصرہ میں پیدا ہونے والے ابنِ مریم سے ہوا تھا، مگر مَیں تمہیں

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بِکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

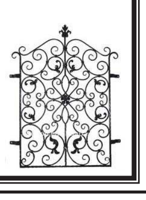

بشارت دیتا ہوں کہ یسوع مسیح کے نام سے آنے والے ابن مریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں الفاظ میں مخاطب کر کے بشارت دی ہے۔ اب آپ سوچ لیں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھ کر اس وعدۂ عظیم اور بشارتِ عظیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں کیا وہ وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو امّارہ کے درجہ میں پڑے ہوئے فسق و فجور کی راہوں پر کار بند ہیں؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کی سچی قدر کرتے ہیں اور میری باتوں کو قصّہ کہانی نہیں جانتے تو یاد رکھو اور دل سے سُن لو۔ مَیں ایک بار پھر اُن لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور وہ تعلق کوئی عام تعلق نہیں، بلکہ بہت زبردست تعلق ہے اور ایسا تعلق ہے کہ جس کا اثر (نہ صرف میری ذات تک) بلکہ اس ہستی تک پہنچتا ہے جس نے مجھے بھی اس برگزیدہ انسانِ کامل ﷺ کی ذات تک پہنچایا ہے جو دنیا میں صداقت اور راستی کی روح لے کر آیا۔ مَیں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر ان باتوں کا اثر میری ہی ذات تک پہنچتا تو مجھے کچھ بھی اندیشہ اور فکر نہ تھا اور نہ ان کی پرواہ تھی، مگر اس پر بس نہیں ہوتی۔ اس کا اثر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خود خدائے تعالیٰ کی برگزیدہ ذات تک پہنچ جاتا ہے۔ پس ایسی صورت اور حالت میں تم خوب دھیان دے کر سن رکھو کہ اگر اس بشارت سے حصہ لینا چاہتے ہو اور اس کے مصداق ہونے کی آرزو رکھتے ہو اور اتنی بڑی کامیابی (کہ قیامت تک مکفّرین پر غالب رہو گے) کی سچی پیاس تمہارے اندر ہے، تو پھر اتنا ہی مَیں کہتا ہوں کہ یہ کامیابی اس وقت تک حاصل نہ ہو گی جب تک لوّامہ کے درجہ سے گزر کر مطمئنّہ کے مینار تک نہ پہنچ جاؤ۔

اس سے زیادہ اور مَیں کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور من اللہ ہے۔ پس اُس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ۔ تا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر اَبدی عذاب خرید لیتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 64-65۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

’’ہماری جماعت کو یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ وہ اس امر کو مدّ نظر رکھیں جو مَیں بیان کرتا ہوں۔ مجھے ہمیشہ اگر کوئی خیال آتا ہے تو یہی آتا ہے کہ دنیا میں تو رشتے ناطے ہوتے ہیں۔ بعض ان میں سے خوبصورتی کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ بعض خاندان یا دولت کے لحاظ سے اور بعض طاقت کے لحاظ سے۔ لیکن جناب الٰہی کو ان امور کی پرواہ نہیں۔ اُس نے تو صاف طور پر فرمادیا کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ (الحجرات:14) یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزز و مکرم ہے جو متقی ہے۔ اب جو جماعتِ اَتقیاء ہے‘‘ (متقیوں کی جماعت ہے) ’’خدا اُس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا۔ یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں۔ ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے اور چونکہ اس کا علم خدا کو ہے کہ کون اُس کے نزدیک متقی ہے۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 177۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو، ہم میں سے ہر ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس درد کو سمجھنے کی توفیق دے۔ اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنے کی توفیق دے اور یہ بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ میں نے جو باتیں کی ہیں یہ باتیں صرف جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے نہیں یا وہی صرف مخاطب نہیں ہیں بلکہ دنیا میں بسنے والا ہر احمدی اس کا مخاطب ہے۔

یہاں مَیں اس بات کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دنیا میں رہنے والا ہر احمدی ان دنوں میں جبکہ مسیح محمدی کی بستی میں جلسے کی برکات کا فیض جاری ہے، خاص طور پر اپنے آپ کو بھی ذکرِ الٰہی اور خاص دعاؤں کی طرف متوجہ رکھے۔ خاص طور پر یہاں قادیان والے، جلسہ میں شامل ہونے والے اور دوسرے ممالک میں جو جلسے ہو رہے ہیں وہ یہ دعائیں کریں۔ دنیا میں ہر احمدی یہ دعا کرے کہ جہاں احمدی مشکلات میں گرفتار ہیں اور اس لئے گرفتار ہیں کہ انہوں نے مسیح محمدی کی بیعت کی ہے، اس زمانے کے امام کو مانا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن تمام جگہوں پر ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ خاص طور پر پاکستان ہے، انڈونیشیا ہے، شام ہے اور بعض دوسرے ممالک ہیں، ان جگہوں پر اللہ تعالیٰ احمدیوں کے لئے آسانی کے سامان مہیا فرمائے، اُن کی آزادی کے سامان پیدا فرمائے۔ اور یہ بہت اہم دعا ہے جو اخوّت اور بھائی چارے کے اظہار کے لئے ضروری ہے۔ اور اخوت اور بھائی چارے کے اظہار کا یہ تقاضا ہے کہ ہم ضرور یہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆☆☆......

بقیہ: منصف کے جواب میں از صفحہ ۲

از صفحہ ۲

نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک شخص فجا تھا اس کی بیوی ابھی آٹھ دس سال کی بچی تھی اور وہ کالی سی تھی اور حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے ساتھ ساتھ رہتی ...... حضور اس کو فرماتے ’’اِدھر آؤ مبارک احمد کو اچھی طرح سے رکھا کرو۔‘‘ ہم اس وقت تین لڑکیاں تھیں ...... ہم نے حیران ہو جانا کہ ہم اس کو ذلیل سمجھتی ہیں اور حضرت صاحب اس کو بھی ادب سے بلاتے ہیں۔‘‘ (ایضاً صفحہ ۳۲۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام امام الزمان تھے اور جس طرح مرد حضرت مسیح موعودؑ سے عقیدت رکھتے تھے اسی طرح عورتیں بھی آپ سے عقیدت رکھتی تھیں۔ اور آپ سے روحانی فیض حاصل کرنے کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتی تھیں۔ انہیں آپ پر کامل اعتقاد تھا۔ وہ آپ کو اپنے باپ بھائی اور روحانی پیشوا کی نظر سے دیکھتی تھیں اور آپ بھی اُن کو اپنی بیٹیوں، بہنوں اور ماؤں کی شکل میں دیکھتے تھے اور ان کی دلجوئی کرتے تھے۔ ان کی دینی و دنیاوی اصلاح فرمایا کرتے تھے ان کے دُکھ درد میں ان کے غم گسار ہوتے تھے۔ آپ کے اس اعلیٰ خلق کی چند مثالیں پیش ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ سے عقیدت:

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ محترمہ لال پری صاحبہ پٹھانی ...... نے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ (حضورؑ) ایک دن سیر کو گئے جوتیوں پر بہت گرد گرا۔ میری والدہ مرحومہ اپنے دوپٹہ سے پوچھنے لگی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: ’’نعمت! چھوڑ دو کیا کرنا ہے؟ آخرت کا گرد اس سے زیادہ ہے۔‘‘ (ایضاً صفحہ ۲۸۹)

مسیحی اعجاز سے بیماریوں سے شفا دینا:

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:

’’محترمہ مراد بی بی صاحبہ بنت حاجی عبد اللہ صاحب ارائیں ننگل نے بواسطہ محترمہ مراد خاتون صاحبہ والدہ خلیفہ صلاح الدین صاحب بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ’’جب میں جوان ہوئی تو ہمارے گاؤں میں کھجلی کی بیماری پھیل گئی تو مجھے بھی کھجلی پڑ گئی۔ میں نو مہینے بیمار رہی، میرے والد صاحب نے کہا کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس علاج کے واسطے لے جاؤ‘‘ میری والدہ مجھے لے کر آئی۔ اس وقت نیچے کے دالان میں حضور ٹہل رہے تھے۔ ہم کھرلی کے پاس بیٹھ گئے۔ میری ماں نے عرض کی کہ ’’میں اپنی لڑکی کو علاج کے واسطے لائی ہوں۔ حضور دیکھ لیں۔‘‘ حضورؑ نے فرمایا کہ ’’اس وقت فرصت نہیں ہے۔‘‘ میں اس کھرلی میں لیٹ گئی اور میں نے کہا کہ ’’میرا علاج کریں نہیں تو میں یہیں مر جاؤں گی (حضرت ام المؤمنین اب تک میرا کھرلی میں لیٹنا یاد کرتی ہیں) تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’اچھا لڑکی کو لے آؤ‘‘ آپؑ نے میری حالت دیکھ کر دوا لکھی۔

آنولے، بہیڑے، مہندی اور نیم یہ دوا لکھی۔ میری ماں نے کہا کہ ’’یہ لڑکی بڑی لاڈلی ہے اس نے کڑوی دوا نہیں پینی۔‘‘ حضور علیہ السلام نے دروازہ میں کھڑے ہو کر میرے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ ’’بی بی تو دوا پی لے گی تو اچھی ہو جاوے گی‘‘۔ آپؑ نے تین مرتبہ فرمایا تھا اور فرمایا کہ علی نائی کی دوکان سے یہ دوائیں لا کر مجھے دکھاؤ۔ میری ماں دوا لائی تو حضور نے دیکھی اور فرمایا کہ ’’اس کا عرق نکال کے اسے پلاؤ۔‘‘ میری والدہ نے تین بوتلیں عرق کی بنائیں۔ میں پیتی رہی اور بالکل اچھی ہو گئی۔‘‘ (ایضاً صفحہ ۳۰۰)

اس روایت سے جہاں آپؑ کے اعجاز مسیحائی کا پتہ چلتا ہے وہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک والد مہربان کی طرح ان بچیوں سے شفقت سے پیش آتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایسی ہی ایک اور روایت سیرت المہدی میں بیان کرتے ہیں جس سے آپ کی شفقت پدری کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

’’محترمہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ ...... نے ...... بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عورت سونے کا زیور پہن کر آئی تو جس پلنگ پر حضرت ام المؤمنین اور حضورؑ بیٹھے تھے آ کر بیٹھ گئی۔ ہم لڑکیاں دیکھ کر ہنسنے لگیں۔ ہم نے کہا کہ اگر ہمیں بھی سونے کی بالیاں اور کڑے وغیرہ ملتے تو ہم بھی حضورؑ کے پلنگ پر بیٹھتیں۔ حضرت ام المومنین نے حضورؑ کو بتا دیا کہ یہ لڑکیاں ایسا کہہ رہی ہیں۔ حضورؑ ہنس پڑے اور فرمایا کہ ’’آ جاؤ لڑکیو! تم بھی بیٹھ جاؤ۔‘‘ (ایضاً ۲۹۱)

یہ تو شفقت پدری کی چند مثالیں تھیں اور بڑی عمر کی خواتین کو آپ ماؤں کا درجہ دیتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:

’’مائی رکھی ککے زئی خادمہ۔ فیض اللہ چک والدہ نذیر نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مائی تابی میری خالہ کا ایک ہی بیٹا تھا جو فوت

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

ہوگیا۔ وہ غم سے پاگل ہوگئی اور سارا دن بیٹے کی قبر پر پڑی رہتی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس بھیج دو۔ لوگ اس کو یہاں لے آئے۔ وہ نیچے رہا کرتی تھی۔ نیچے دالان میں گھڑے پڑے رہتے تھے وہ ان میں اپنا کرتہ ڈبو دیتی تھی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ''یہ گھڑے اس کے واسطے ہی رہنے دو اور گھر کی ضرورت کے واسطے اور رکھ لو۔'' جب وہ رونا شروع کرتی تو حضورؑ خود اس سے پوچھتے کہ ''کیوں روتی ہے؟'' وہ کہتی کہ مجھے میرا بیٹا یاد آتا ہے۔ تو حضور فرماتے کہ ''میں بھی تیرا بیٹا ہوں'' آخر وہ اچھی ہوگئی تو اس نے حضور سے کہا میں اپنی روٹی آپ پکایا کروں گی۔ جو عورتیں روٹی پکاتی ہیں انکے ہاتھ صاف نہیں ہوتے اس پر حضورؑ نے اس کو آٹے کے پیسے الگ دے دیئے وہ اپنی روٹی خود پکایا کرتی تھی۔'' (ایضاً صفحہ ۲۲۵)

اللہ اللہ! کسی نے اپنی حقیقی اولاد اور حقیقی ماں سے بھی اس درجہ محبت، شفقت اور حسن سلوک نہ کیا ہوگا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ اسوہ میں ہمیں نظر آتا ہے۔ دل کو عجیب رقت اور عقیدت کے جذبے سے سرشار کردینے والی اس روایت کو پڑھ کر کوئی شقی ازلی ہی ہوگا جو حضرت مسیح موعودؑ پر ایسا اعتراض کرے گا جیسا معترض مبارک پوری صاحب نے کیا۔

اُسوہ نبوی کا شاندار نمونہ:

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی حضرت عائشہؓ کے ساتھ باہر نکلتے یا سیر کو جاتے تو مدینہ کے یہود طرح طرح کے آوازے کستے اور السلام علیکم کہنے کی بجائے السام علیکم کہتے یعنی تم پر ہلاکت ہو (نعوذ باللہ) حضرت عائشہؓ جب ان کا سختی سے جواب دیتیں تو آپؐ اُنہیں خاموش کرا دیتے اور کہتے کہ عائشہ تم نے نہیں دیکھا کہ میں نے انہیں کیا کہا۔ آپ صرف علیکم کہہ دیتے۔

حضرت مسیح موعودؑ بھی صبح کے وقت حضرت اماں جان کے ساتھ سیر کو جایا کرتے تھے۔ حضرت اماں جان کے ہمراہ چند خواتین بھی ہوتی تھیں اور نماز عصر کے بعد مرد حضرات آپؑ کے ساتھ سیر کو جایا کرتے تھے۔ بعض اوقات حضور کے ساتھ خواتین کو دیکھ کر سکھ بے ادبی سے کہتے کہ:

''مرزا بھیڑ بکریاں لیکر باہر نکلتا ہے۔'' بعض اوقات مرزا خدا بخش صاحب اور مرزا افضل صاحب کی بیوی حضورؑ کو توجہ دلاتیں تو حضورؑ فرماتے۔ ''ان کو بولنے دو۔ تم خاموش رہو اور ادھر توجہ ہی نہ کرو۔''

(ایضاً صفحہ ۲۸۵)

خواتین کا مسیح موعودؑ کی زیارت کرنا:

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ:

''صفیہ بیگم بنت مولوی عبد القادر صاحب مرحوم لدھیانوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ۱۹۰۵ء ماہ اکتوبر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام لدھیانہ مع حضرت اماں جان صاحبہ اور سب بچوں کے تشریف لے گئے۔ چھاؤنی میں فرید کے مکان میں اترے۔ والد صاحب لدھیانہ کے ارد گرد کے گاؤں سے لوگوں، کو عورتوں کو پہلے ہی خبر کر آئے تھے کہ فلاں دن امام مہدی تشریف لائیں گے۔ لدھیانہ آکر زیارت کرنا۔ رمضان شریف کا مہینہ تھا۔ والدہ صاحبہ اور میں بھی حضور کی زیارت کو پہنچیں۔ گاؤں کی عورتیں کھدر کے گھگرے اور سب کپڑے کھدر کے پہنے ہوئے۔ روزے سے آ آکر مجھے کہتیں۔ بی بی امام مہدی کی زیارت کرا۔ میں اندر لے جاتی تھی۔ وہ سب جا کر ایک ایک روپیہ دیتیں اور بڑے اخلاص سے دیکھتیں۔ حضور نے اماں جان صاحبہ کی طرف رخ کرکے اسی طرف ام ناصر اور میں بیٹھی تھیں، فرمایا کہ ایسی عورتیں ہی بہشت میں جاویں گی اور ان عورتوں کو بھی کچھ نصیحتیں کیں کہ جو مجھے بالکل یاد نہیں۔''

(ایضاً صفحہ ۳۱۳)

عورتوں کے حق میں نصیحت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ:

''سکینہ بیگم صاحبہ ...... نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضورؑ اپنی مجلس میں یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ مردوں کو چاہیئے کہ عورتوں کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آیا کریں اور عورتوں کو فرمایا کرتے تھے کہ اپنے گھر کو جنت بنا کر رکھنا چاہیئے اور مردوں کے ساتھ کبھی اونچی آواز سے پیش نہیں آنا چاہیئے..... حضور ہمیشہ ام المومنینؓ کو بڑی نرمی سے آواز دیتے...... اپنے نوکروں کے ساتھ بھی نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتے مجھے یاد نہیں آتا کہ حضورؑ کبھی کسی کے ساتھ سختی سے گفتگو کرتے، ہمیشہ خندہ پیشانی کے ساتھ بولتے۔'' (ایضاً صفحہ ۳۱۹)

ہندو عورتوں کو نصیحت:

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ:

''چند ہندو عورتیں گلگلے لے کر آئیں۔ کوئی شادی تھی۔ ان عورتوں نے ماتھا ٹیکا۔ آپؑ نے فرمایا کہ ''انسان کو سجدہ کرنا منع ہے'' گھر میں جو عورتیں تھیں ان کو کہا کہ ''ان کو خوب سمجھا دو اور خوب ذہن نشین کرادو کہ سجدہ صرف خدا کیلئے ہے کسی انسان کو نہیں کرنا چاہیئے۔'' (ایضاً صفحہ ۲۲۶)

احمدی خواتین کو نصیحت

''اہلیہ صاحبہ مولوی فضل الدین صاحب زمیندار کھاریاں نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ''میں نے درخواست کی کہ حضرت! مرد آپ کی تقریریں سنتے رہتے ہیں۔ ہم میں بھی کوئی وعظ و نصیحت کریں۔ آپؑ نے فرمایا۔ ''اچھا ہم تقریر کریں گے۔'' پھر رات کو سب مستورات کو حضورؑ نے بلا بھیجا۔ کئی بہنوں کو اس وقت بچے پیدا ہوئے ہوئے تھے اور چلوں میں تھیں۔ جب ان کو معلوم ہوا تو وہ ڈولیوں میں بیٹھ کر آگئیں۔ ساری تقریر تو مجھے یاد نہیں رہی یہ یاد ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ''عورتوں میں یہ مرض حد سے بڑھا ہوا ہے کہ شرک کرتی ہیں اور پیر دستگیرؒ کی منتیں مانتی ہیں اور ایک دوسری کی شکایت کرنا ان کا رات دن کا کام ہے۔ اور عورتیں یہ دیکھنے آتی ہیں کہ یہ نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟ روزے رکھتے ہیں یا نہیں؟ ان کو یہ چاہئے کہ یہ خیال کرکے آئیں کہ ہم مسلمان بننے آئے ہیں اور نماز کے متعلق یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ عورتوں پر کچھ دن ایسے بھی آتے ہیں کہ ان میں وہ نماز اور روزے نہیں ادا کرسکتیں۔'' (ایضاً صفحہ ۲۳۲)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام جہاں مردوں کو اپنی دعاؤں اور پاکیزہ نصائح سے بہرہ ور فرماتے وہیں خواتین کو بھی بلا تفریق مذہب و ملت اپنی شبانہ روز دعاؤں اور پاکیزہ نصائح سے متمتع فرماتے۔ اور ان کی روحانی تربیت کا ہمیشہ خیال رکھتے۔ اور وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کمال عقیدت کا اظہار کرتیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے محترمہ امۃ الرحمن صاحبہ کا قول نقل کیا ہے وہ لکھتی ہیں کہ:

''یہ خادمہ بھی ہر وقت ابوھریرہؓ کی طرح حضور علیہ السلام کے ارد گرد پروانہ کی طرح تھی۔''

(ایضاً صفحہ ۲۷۲)

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان خواتین کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق دینی اغراض کے مدنظر تھا اور وہ آپؑ کو زمانے کا امام مان کر آپؑ سے روحانی فیض حاصل کرنے کی غرض سے آپؑ کے پاس آتی تھیں اور آپؑ انہیں اپنی توجہ باطنی سے اقطاب و ابدال بنا دیتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں خواتین دینی مسائل دریافت کرنے اور اپنی روحانی تربیت کیلئے آتی تھیں۔ حضور اُنہیں سمجھاتے اور جو بات خود بتانا مناسب خیال نہ فرماتے اس کے متعلق کہتے کہ عائشہؓ سے پوچھ لو۔

اسی طرح بخاری کی روایت ہے کہ آپؐ اپنی ازواج کے گھروں کے علاوہ ام سلیمؓ کے گھر اُن کی دلجوئی کیلئے جایا کرتے تھے۔ حضورؐ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو آپؐ نے بتایا کہ اس کا بھائی ہمارے ہمراہ لڑتا ہوا شہید ہوا تھا۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ میرے دل میں ام سلیم کے لئے خاص رحم ہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں مسیح محمدی عطا فرمایا ہے جس نے اپنے آقا و مطاع سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کی بھی تربیت کی اور ان کے احترام کے معیار قائم کیے۔

مخالفین احمدیت ایک خیالی مسیح کو زندہ مان کر اس کے بجسد عنصری آسمان سے نزول کے منتظر ہیں لیکن انہیں شاید معلوم نہیں (یا جان بوجھ کر انجان بنتے ہیں) کہ ان کے خیالی مسیح کے نزول کی صورت میں ان کی اور ان کی خواتین کی روحانی تربیت کی کوئی گارنٹی اور ضمانت نہیں۔ انجیل موجود ہے کھول دیکھ لو کہ غیر اقوام خصوصاً عورتوں کے ساتھ یسوع کا تعلق کیسا تھا۔ سر صلیب اپنی والدہ کو پہچاننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اے عورت تجھے مجھ سے کیا کام۔ اور جب ایک غیر قوم کی عورت نے اس کی روحانی تعلیم حاصل کرنی چاہی تو اس نے اُسے کتوں اور حیوان سے مشابہت دیکر کہا کہ کیا میں اپنے بچوں کی روٹی کتوں اور سؤروں کے سامنے پھینک دوں؟ تعجب ہے کہ عیسائیوں کے مزعومہ یسوع سے ایسا تلخ تجربہ حاصل کر لینے کے بعد بھی یہ لوگ اُسی کی آمد کے منتظر ہیں۔ حیوان بننا انہیں پسند ہے، انسان بننا پسند نہیں۔

مخالفین احمدیت اپنی ناعاقبت اندیشی میں اندھے ہوکر اُس محمدی مسیح کا انکار کر رہے ہیں جس نے اپنے آقا و مطاع سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی و اتباع میں امام مہدی اور مسیح موعود کا فرض منصبی نبھاتے ہوئے حیوانی خصلت لوگوں کو بلا تفریق مرد و عورت، انسان بنایا اور انسانوں کو باخدا انسان بنایا اور باخدا کو خدا نما بنا دیا۔ ہمارے دل خدا کے اس احسان پر شکر کے جذبات سے لبریز ہیں اور سر سجدات شکر بجالاتے ہیں کہ اُس نے ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام کا ایک ادنیٰ غلام بنایا اور مسیح موسوی کی غلامی سے آزاد کر دیا۔ (جاری)

(تنویر احمد ناصر۔ قادیان)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

وصــــایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر :6947 میں آدم شیخ نجمل حسین ولد شیخ آدم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن پی ٹی پی سی ویو وارڈ، جوبلی روڈ آلپی ۱۲۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16.2.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ساڑھے تین سینٹ زمین جس میں ایک مکان ہے۔ موجودہ قیمت ۱۲ لاکھ روپے۔ سروے نمبر BL.12,19/4-2 ہے اس جائداد میں والد صاحب کی وراثت کا حصہ بھی شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: زبیر احمد العبد: آدم شیخ نجمل حسین گواہ: محمد نجیب خان

مسل نمبر :6948 میں کِرن تھوڈیکا عبد النذیر حسین ولد کِرن تھوڈیکا حُسین۔ قوم احمدی مسلمان پیشہ نوکری عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن Fathemas ڈاکخانہ Kandy Pamban۔ ضلع Palikamnu 670014 کیرلہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18.12.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 7800 درہم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عبید اللہ انصاری العبد: کرن تھوڈیکا عبد النذیر حسین گواہ: ماجد احمد انور

مسل نمبر :6949 میں نرگس پروین زوجہ راجہ اشتیاق احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن خانپور چیک ڈیسنڈ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23.5.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظفر اقبال انسپکٹر بیت المال آمد الامۃ: نرگس پروین گواہ: طاہر یعقوب ڈار معلم سلسلہ

مسل نمبر :6950 میں قسمت تنویر زوجہ راجہ تنویر احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن خانپورہ چیک ڈسینڈ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23.5.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 600 روپے ہے۔ حق مہر 16000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظفر اقبال انسپکٹر بیت المال آمد الامۃ: قسمت تنویر گواہ: طاہر یعقوب ڈار معلم سلسلہ

مسل نمبر :6951 میں محمد منور احمد ولد ایم محمد عثمان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 76 سال پیدائشی احمدی اگربتی ورکس مکان نمبر 77/1 ساگر روڈ سورب ضلع شموگہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25.7.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان جس کا نمبر 77/1 ہے جو ساگر روڈ پر واقع ہے۔ اس کی قیمت دس لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مظفر احمد العبد: محمد منور احمد گواہ: ایم ناصر احمد

مسل نمبر :6954 میں افسانہ پروین زوجہ نسیم احمد ملکانہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 اکتوبر 2013ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات 5.90 گرام طلائی قیمت اندازاً 16107 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: آصف احمد الامۃ: افسانہ پروین گواہ: نسیم احمد ملکانہ

مسل نمبر :6955 میں رابعہ مبارک زوجہ داؤد احمد ڈار قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 ستمبر 2013ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور 110 گرام 22 کیرٹ قیمت تین لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: داؤد احمد ڈار الامۃ: رابعہ مبارک گواہ: جاوید احمد نجار

مسل نمبر :6956 میں عدنان احمد صدیقی ولد ممتاز احمد صدیقی قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 6 فروری 1993 پیدائشی احمدی ساکن دارالانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-11-23 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظہر احمد وسیم العبد: عرفان احمد صدیقی گواہ: شیخ محمود احمد

مسل نمبر :6957 میں بھنوری بانو زوجہ آمین شاہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 2011ء ساکن سلکھنیا وڈا، ڈاکخانہ سلکھنیا چھوٹا ضلع چورو صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 ستمبر 2013ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کان کی بالیاں ایک جوڑی سونے کی، لاکٹ ایک عدد سونے کی۔ کل وزن۔ ڈیڑھ تولہ۔ پازیب دو جوڑی چاندی کی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: گُھر ڈے خان الامۃ: بھنوری بانو گواہ: منتو

مسل نمبر 6958 میں کے نفیسہ بی بی زوجہ بی عبد الکریم مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 69 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی آر ایس ضلع کینانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 اپریل 2012ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 25 سینٹ زمین جس میں ایک گھر ہے جو اندازاً تیس لاکھ روپے کا ہے۔ سونے کا ہار 60 گرام۔ سونے کے دو رنگ 36 گرام، کان کے زیور 8 گرام، کل 104 گرام سونا، مہر 16 گرام سونا کل 120 گرام سونا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری۔ صدر وضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد اسماعیل اپلی الامۃ: کے نفیسہ بی بی گواہ: رحیم شمس الدین

مسل نمبر:6959 میں جسیلہ شبین زوجہ شبین ای قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور ڈاکخانہ ککڈ ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 ستمبر 2013ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ تمام زیورات 22 کیرٹ کے ہیں۔ کنگن 12 عدد 160 گرام قیمت 24800 اے ای ڈی۔ ہار 8 عدد 192 گرام قیمت 29760 اے ای ڈی، انگوٹھی اور کانوں کے رنگ 96 گرام قیمت 14880 اے ای ڈی۔ حق مہر ادا شدہ ہے جو زیورات کی شکل میں شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 اے ای ڈی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شبین ای الامۃ: جسیلہ شبین گواہ: اسلم ای

مسل نمبر 6960 میں آصفہ خان بنت ناصر احمد خان قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 13 اکتوبر 1991 پیدائشی احمدی ساکن 5 Allee De La Cairiere, 33138 Lantion France بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 اپریل 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 100 یورو ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عطاء العلیم العبد: آصفہ خان گواہ: ناصر احمد خان

مسل نمبر:6961 میں بشیر الدین صاحب ولد قمر الدین درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دارالسلام ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 نومبر 2013ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبارک احمد چیمہ العبد: بشیر الدین گواہ: افتخار الدین

مسل نمبر:6962 میں امۃ الکریم زوجہ اطہر احمد شمیم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 14 اگست 1993ء پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 37 بیوت الحمد کالونی محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 دسمبر 2013ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 22 کیرٹ سونے کی دو انگوٹھیاں 5.600 گرام، دو عدد 22 کیرٹ سونے کے کوکے 0.510 گرام، ایک عدد 23 کیرٹ کی سونے کی انگوٹھی 3.390 گرام، ایک عدد 23 کیرٹ کا سیٹ (ہار کانٹے انگوٹھی) 28.440 گرام ایک عدد 23 کیرٹ کا سیٹ 18.340 گرام، ایک جوڑی 23 کیرٹ کی سونے کی بالیاں 2.970 گرام۔ دو جوڑیاں پائلیں چاندی کی 46.620 گرام۔ مذکورہ بالا زیورات کی موجودہ قیمت 177256 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اطہر احمد الامۃ: امۃ الکریم گواہ: سفیر احمد شمیم

مسل نمبر:6965 میں آمینہ بیگم زوجہ شیخ طاہر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن مستعد پورہ ڈاکخانہ کارواں ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ یکم نومبر 2013ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 125000 روپے۔ طلائی سیٹ ایک عدد مع ہار، بالیاں اور انگوٹھی ۲۲ کیرٹ کل وزن 30 گرام۔ طلائی سیٹ ایک عدد مع ہار اور بالیاں ۲۲ کیرٹ کل وزن 25 گرام۔ طلائی لچھا 20 گرام ۲۲ کیرٹ۔ طلائی کڑے ایک جوڑا 22 کیرٹ وزن 20 گرام۔ طلائی چین گلے کے دو عدد ۲۲ کیرٹ وزن 10 گرام۔ طلائی انگوٹھیاں 13 عدد 22 کیرٹ وزن 20 گرام۔ طلائی بالیاں ایک جوڑا 22 کیرٹ وزن 2 گرام۔ نقرئی چین پیر کے ایک جوڑا وزن 50 گرام۔ (کل طلائی زیور 20 کیرٹ وزن 127 گرام اور نقرئی زیور 50 گرام) میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد الامۃ: آمینہ بیگم گواہ: شیخ ظفر احمد

مسل نمبر 6966 میں محمد ذکی الدین سعدی ولد محمد مصلح الدین سعدی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم تاریخ پیدائش یکم جنوری 1996ء پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ مسلم مشن ڈاکخانہ افضل گنج ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2013ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مصلح الدین العبد: محمد ذکی الدین گواہ: شیخ ظفر احمد

مسل نمبر:6967 میں طاہر احمد جے این ابن ناصر احمد جے 8 ایچ قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب تاریخ پیدائش یکم نومبر 1993ء پیدائشی احمدی ساکن 1/1149, al rids dale branch rd, Fort Cochin Kerala 682001 بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 دسمبر 2013ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 150 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جے ایچ ناظر احمد العبد: طاہر احمد جے این گواہ: ٹی منور احمد

مسل نمبر 6968 میں فیروز کے ولد کے حسین قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 33 سال تاریخ بیعت نومبر 2009 ساکنمپپٹ ہاؤس۔ پلوپل کوٹلی ڈاکخانہ کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 مارچ 2013ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک گھر جس کے ساتھ آٹھ سنٹ زمین ہے اس کی موجودہ قیمت دس لاکھ روپیہ ہے خاکسار اس کے تیسرے حصہ کا مالک ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے عبدالسلام العبد: فروز کے گواہ: وی پی عاشق

مسل نمبر :2410 میں محمد اکبر ولد احمد حسین قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 22 سال تاریخ بیعت 15 ستمبر 2005ء ساکن ایندرپور ڈاکخانہ براٹ چوک ضلع مورنگ صوبہ کوشی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 ستمبر 2007ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از محنت مزدوری ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اکبر خان العبد: محمد اکبر گواہ: عبدالبصیر

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

ملکی رپورٹیں و اعلانات

مقابلہ حسن قرأت جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فیض آباد کالونی (سرینگر) میں بتاریخ ۱۳ دسمبر ۲۰۱۳ء محترم خورشید احمد وانی صاحب صدر حلقہ کی زیر صدارت مقابلہ حسن قرأت اطفال منعقد ہوا۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کو انعامات دیئے گئے۔ ۲۴ جنوری کو جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد مکرم فاروق احمد ناصر صاحب مبلغ سلسلہ نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موضوع پر خطاب کیا صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح ۲ فروری کو بھی جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منعقد ہوا جس میں ۵ مقررین نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر خطاب کیا۔ (الطاف حسین نائک مبلغ سلسلہ۔ سرینگر)

انٹر فیتھ فورم سرودھرم سمّیلن

جماعت احمدیہ پٹنہ صوبہ بہار کے وفد کو انٹر فیتھ فورم (سرب دھرم سمّیلن) بودھ گیا بہار میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ اس وفد میں خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی حلیم احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم دیدار الحق صاحب معلم گیا اور مکرم محمد اشرف صاحب قائد مجلس گیا شامل تھے۔ اس مرتبہ شمولیت کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کو جماعت کا پیغام اور قیام امن کی تعلیمات پر مبنی تقریر کا موقع بھی ملا جو مکرم حلیم احمد صاحب نے کی۔ اس پروگرام میں مختلف مذاہب کے ۱۰ نمائندگان شامل ہوئے جنہوں نے اپنے اپنے مذاہب کی کتب سے قیام امن کے متعلق تعلیمات پیش کیں۔ اس موقع پر تمام مذاہب کے نمائندگان کو جماعتی کتب ورلڈ کرائسس اور شانتی پتھ لیف لیٹ اور دیگر جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین

(شاہ ناصر احمد، ضلعی امیر گیا۔ بہار)

38ویں عالمی بک فیئر کولکاتا میں جماعت احمدیہ کا بک اسٹال

بتاریخ ۲۹ جنوری تا ۹ فروری ۲۰۱۴ء کولکاتہ میں عالمی بک فیئر کا انعقاد ہوا جس میں جماعت احمدیہ کولکاتا کو بک اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔ اس بک فیئر کا افتتاح ۲۸ جنوری کو وزیر اعلیٰ بنگال نے کیا۔ اس بک فیئر میں 34 ممالک کے کل 800 اسٹالز لگے تھے اللہ کے فضل سے ہمارے بک اسٹال میں ہر طبقہ کے تقریباً 15000 زائرین نے وزٹ کیا۔ تقریباً 1000 لوگوں کو تبلیغ کی گئی اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ کثیر تعداد میں لیف لیٹس بزبان بنگلہ، ہندی، اردو اور انگریزی تقسیم کئے گئے۔ اس موقعہ پر 60 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم رکھے گئے تھے جس کا اخبارات نے خوب تذکرہ کیا۔ اس موقعہ پر بھی ہر بار کی طرح شرپسندوں نے اپنی حاسدانہ کاروائیاں کیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں خائب و خاسر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (ظہور الحق، مبلغ سلسلہ کولکاتا)

سورب میں احمدیہ بک اسٹال

۴ فروری ۲۰۱۴ کو جماعت احمدیہ سورب میں ایک بک اسٹال لگایا گیا۔ اسٹال میں ایم ٹی اے کا انتظام تھا جس کا زائرین پر اچھا اثر رہا۔ تمام زائرین پر بک سٹال، ایم ٹی اے اور نظم وضبط کا اچھا اثر ہوا۔ اسکول کے طلبا نے بھی ہمارے بک اسٹال کا وزٹ کیا۔ اس موقعہ پر کثیر تعداد میں جماعتی لٹریچر فری تقسیم کیا گیا۔ خدام و اطفال نے بڑھ چڑھ کر پروگرام میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔

(ایم سفیر احمد، قائد خدام الاحمدیہ سورب)

تربیتی کلاس اور بلڈ ڈونیشن کیمپ

ماہ جنوری ۲۰۱۴ء میں بنگلور میں واقفین نو اور دیگر خدام اطفال و ناصرات کی تعلیم و تربیت کیلئے ہر اتوار ایک تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں طلبا کو قرآن مجید ناظرہ کے علاوہ دیگر دینی تعلیمات بتائی اور پڑھائی گئیں۔ اس مناسبت سے ۱۹ جنوری کو جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا۔ 26 جنوری 2014ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کی جانب سے بلڈ ڈونیشن کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں واقفین نو نے بھی عطیہ خون دیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (سید شارق مجید، سیکرٹری وقف نو بنگلور)

بھام میں ایک تربیتی جلسہ

بتاریخ 20 فروری 2013ء احمدیہ مسجد بھام میں مکرم خیر الدین صاحب صدر جماعت بھام کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ہاشم احمد صاحب معلم سلسلہ نے مختلف تربیتی موضوعات پر خطاب کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔

(سید امتیاز علی، معلم سلسلہ)

اعلان نکاح

عزیزم مسمی وقار احمد عظیم ابن مکرم مبشر احمد سلیم صاحب حیدر آباد کا نکاح مسماۃ عزیزہ فریدہ کنول بنت مکرم محمد عبد اللہ صاحب تیماپوری کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ اکیاسی ہزار روپے حق مہر پر ہوا، جس کا اعلان مکرم مولوی رحمن خان صاحب مبلغ گلبرگہ نے کیا۔ قارئین سے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک)

ولادت

میری بیٹی عزیزہ آصفہ الہٰ دین صاحبہ اہلیہ محترم عطاء القدوس صاحب معلم سنگاپور کو اللہ تعالیٰ نے شادی کے چار سال بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ نومولود محترم سیٹھ یوسف احمد صاحب الہٰ دین مرحوم کا نواسہ اور حضرت سیٹھ عبد اللہ الہٰ دین صاحبؓ کا پڑنواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے نیک صالح ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ عزیز وقف نو تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور نے عزیز کا نام عطاؤ الوہاب تجویز فرمایا ہے۔

(ساجدہ یوسف احمد الہٰ دین، سکندر آباد)

دُعائے مغفرت

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم عبد الغفار گنائی صاحب نمبردار رشی نگر مورخہ ۳ مارچ ۲۰۱۴ء کو بمقام رشی نگر کشمیر طویل علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ اِنا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم چالیس سال تک بحیثیت نمبردار خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور شریف النفس انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس عطا کرے۔ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (عبد السلام لون نائب امیر جماعت احمدیہ رشی نگر)

اعلان دُعا

خاکسار کا بیٹا عزیز سمر احمد خان ابن مکرم مسعود احمد خان مرحوم کانپور اللہ تعالیٰ کے فضل سے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں Department of Biochemistry Faculty of life science میں منتخب ہوا ہے۔ الحمد للہ۔ قارئین سے عزیز کے نیک خادم دین ہونے اور بہتر مستقبل کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

(سروری بیگم کانپور)

ہفتہ تبلیغ

بتاریخ 21 فروری تا 27 فروری 2014ء بمقام ایڈتہ ناٹوکرہ ہفتہ تبلیغ منعقد کیا گیا۔ روزانہ تین ممبری 4 سے 5 وفود بغرض تبلیغ نکلتے تھے۔ کل ۳۲ وفود نے اس پروگرام میں حصہ لیا۔ اس موقعہ پر مختلف جگہوں پر بک اسٹال بھی لگایا گیا۔ (ضلعی امیر پالگھاٹ)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

ہیں۔ جنہوں نے انکار کیا وہ بدانجام کو پہنچے۔ میں نے پھر بتایا کہ جب خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا تو آپ نے اس کے حصول کے لئے تبلیغ کو انتہا تک پہنچایا۔ اور صرف تبلیغ ہی نہیں کی بلکہ راتوں کو اس شدت سے اس کے نتائج حاصل کرنے اور لوگوں کے دلوں اور سینوں کو کھولنے کے لئے دعائیں کیں کہ آپ کی سجدہ گاہیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھیں۔ آپؐ کے دل میں انسانیت کی اصلاح اور اُسے تباہی سے بچانے کے لئے جو درد تھا وہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ آپؐ نے اُن لوگوں کو جو ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا تھے، اُن سے برائیوں کو چھڑا کر بااخلاق اور خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے والا بنا دیا۔ یہ تبدیلی کوئی دنیاوی طاقت نہیں کر سکتی تھی۔ یہ خالص اُس خدا کا فعل تھا جو دعاؤں کو سننے والا اور دلوں پر قبضہ رکھتا ہے۔

پھر میں نے بتایا کہ دشمنوں سے حسنِ سلوک کی بھی ایسی مثالیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائیں کہ جس کی کہیں دنیاوی معاملات میں مثال نہیں مل سکتی۔ دشمنوں کو، اُن دشمنوں کو جنہوں نے مکہ میں دشمنی کی انتہا کی ہوئی تھی، فتح مکہ کے موقع پر اس طرح معاف فرمایا کہ جس طرح انہوں نے کبھی کوئی غلطی یا شرارت کی ہی نہ ہو۔ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سختی اور جنگوں کا الزام لگایا جاتا ہے۔ یہ تاریخی حقائق سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جنگوں میں پہل نہیں کی۔ پھر بتایا میں نے کہ میں اور جماعت احمدیہ یہ ایمان رکھتی ہے کہ مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ کی صورت میں آ گئے اور اپنے ماننے والوں میں حقیقی اسلام کی تعلیم کو رائج فرما دیا۔ ایک جماعت قائم کر دی جو حقیقی اسلام پر عمل کر رہی ہے اور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ میں نے یہ بھی بتایا کہ مسیح موعود علیہ السلام جو اسلام کے احیائے نو کے لئے آئے، اُن کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہیں بانی جماعت احمدیہ نے ہمیں یہ ادراک پیدا فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتیں کوئی پرانے قصے نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ آج بھی زندہ ہے اور اپنے نیک بندوں سے بولتا اور نشان دکھاتا ہے۔ پس دنیا اس طرف توجہ دے اور اپنی غلطیوں کا الزام خدا اور مذہب کو نہ دے بلکہ اپنے گریبان میں جھانکے۔ خدا تعالیٰ دنیا کو توفیق دے کہ اس پر عمل کرے۔

حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شاملین جلسہ کے تاثرات بھی بیان فرمائے۔

Stein Villumstad یورپین کونسل فار ریلیجس لیڈرز کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح مل جل کر بیٹھنا اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کا ایک دوسرے کی باتوں کو حوصلے سے سننا اور پھر سب کا یہ تسلیم کرنا کہ ہم سب امن کے خواہاں ہیں ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔

پھر انگلستان میں گریناڈا کے ہائی کمشنر H E Joselyn Whiteman نے کہا کہ یہ بہت زبردست تقریب تھی۔ یہ خیال کہ اتنے سارے مذاہب ایک ہی چھت کے نیچے اس طرح اکٹھے ہو سکتے ہیں ہمارے ایمانوں میں اضافہ کا باعث ہے۔ اور اس کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ آج کل دنیا کے مسائل کے حل کے لئے لوگوں کو اکٹھا کس طرح کیا جا سکتا ہے۔

Mak Chishty، جو لنڈن میں میٹرو پولیٹن پولیس میں کمانڈر ہیں، کہتی ہیں کہ مجھے آج کی تقریب میں یہ بات اچھی لگی کہ ہر کسی نے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کیں۔ دوسرے مذاہب پر نکتہ چینی نہیں کی اور اسی چیز سے ہم میں باہم اتحاد اور یگانگت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

پھر یورپین پارلیمنٹ میں لندن کے نمائندے Dr. Charles Tannock MEP، کہتے ہیں کہ مستقبل میں اس رستہ کو اپنانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ احمدیوں کے بارے میں جس بات کو میں قابلِ قدر جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان کے مذہب کی تعلیمات کا مرکز 'محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں' ہے۔ میرے خیال میں یہ ایک عالمی نوعیت کا پیغام ہے۔ جس قدر مختلف مذاہب مل بیٹھ سکیں اتنا ہی بہتر ہے۔

Baroness Berridge، جو انگلستان کی پارلیمنٹ کی 'آل پارٹی پارلیمنٹری گروپ' (APPG) آن انٹرنیشنل فریڈم آف ریلیجن کی چیئر پرسن ہیں کہتی ہیں کہ احمدیہ کمیونٹی کس طرح دوسروں کی فلاح و بہبود کے لئے خدمات کرتی چلی جا رہی ہے اور یہ بات امام جماعت احمدیہ نے اپنی تقریر میں بھی کی۔ ہمیں بہت خوشی ہے کہ ہم احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ ان کے کاموں میں تعاون کرتے ہیں۔

سنتوخ سنگھ صاحب کونسلر کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ امام جماعت احمدیہ یہ بات ہمیں سمجھا رہے ہیں کہ تمام مذاہب میں بہت ساری تعلیمات مشترک ہیں۔ تمام مذاہبِ عالم ہمیں انسانیت کا سبق سکھاتے ہیں۔ ہمیں مل جل کر کام کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کا بھلا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

پھر ناروے سے Christian Republic پارٹی کے Billy Tranger ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطاب کے آخر میں ایک بہت ہی اہم پیغام دیا ہے کہ ہم سب کو مل کر امن کے قیام کے لئے کام کرنا چاہیے۔ اور میرا خیال ہے کہ یہی وہ امر ہے جس کی اس دنیا کو اس وقت سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اس پیغام کی ہمیں ناروے میں بھی بہت ضرورت ہے۔

یونیورسٹی آف ایمسٹرڈم کے پروفیسر Dr. T. Sunier نے کہا کہ امام جماعت احمدیہ نے بڑے واشگاف الفاظ میں یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام اور قرآن کی تعلیمات تشدد کی بجائے امن کے قیام پر زور دیتی ہیں۔

Greek Orthodox Patriarch of Antioch، سے تعلق رکھنے والے Father Ethelwine نے کہا کہ میں نے احمدیہ مسلم جماعت کے مختلف فنکشنز میں شمولیت کی ہے۔ امام جماعت کی شخصیت اور ان کے پیغام کو دل سے سراہتا ہوں۔ ہمیشہ کی طرح اس کانفرنس کی بہترین تقریر جماعت کے خلیفہ کی تھی۔ یقیناً مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اکٹھا کر دینا اور ان سے ان کے مذہب کی بات سننا ایک بہت ہی جرأت مندانہ اور قابل قدر اقدام ہے۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔

جہانگیر سارو صاحب جو یورپین کونسل آف ریلیجیس لیڈرز سے تعلق رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ میں مذہبی زرتشتی ہوں۔ میں اس تقریب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ سب مقررین نے بہت اچھی تقاریر کیں لیکن آخر میں امام جماعت کا خطاب تو بہت ہی بھرپور تھا۔

پھر رابن ہسّی جو مذہبی تعلیمات کے استاد ہیں کہتے ہیں کہ اس قدر روحانیت سے پُر یہ تقریب ہوگی مجھے نہیں معلوم تھا۔ میں نے بہت سارے مذاہب کے پیغامات سنے اور میں یقیناً گھر جا کر ان باتوں پر غور کروں گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ امام جماعت احمدیہ کے لیکچر کا متن جلد شائع کیا جائے گا۔

پھر Canon Dr. Cane جن کا کیتھیڈرل سے تعلق ہے وہ کہتے ہیں کچھ عرصہ پہلے لوگ یہ سمجھنے لگ گئے تھے کہ ہمیں مذہب کی ضرورت نہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات حتمی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ یہ بات سراسر بے بنیاد ہے۔

بیلجئم یونیورسٹی Anwerpen کے ایک پروفیسر نے کہا کہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیمات کے حوالہ سے امام جماعت احمدیہ کے خطاب سے وہ بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ خطاب سننے کے بعد ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم یونیورسٹی میں اپنے طلباء کو قرآن کریم کا فلیمش ترجمہ دیں گے تا کہ وہ قرآن کریم کو پڑھ کر اسلام کی حقیقی تعلیمات جان سکیں۔

حضور پر نور نے فرمایا ان کو ترجمہ دے دیا گیا ہے جو اپنی یونیورسٹی میں تقسیم بھی کر رہے ہیں۔ تو اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے مزید راستے بھی کھلے ہیں۔

SANTIAGO CATALA RUBIO صاحب سپین سے آئے تھے اور میڈرڈ یونیورسٹی میں ریلیجنز کے پروفیسر ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ جماعت کے ساتھ ان کا قریبی تعلق ہے۔ برسلز میں 2012ء میں جو تقریب ہوئی تھی، یورپین پارلیمنٹ میں وہاں بھی آئے تھے، مجھے ملے تھے کہتے ہیں کہ:

اگر عالمی مذاہب کی اس کانفرنس کے متعلق اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کرنے لگوں تو اس کانفرنس کی اہمیت اور مسلم جماعت احمدیہ کے پیغام کی اہمیت کو بیان کرنے میں کئی صفحات بھر جائیں۔ احمدیہ مسلم جماعت کا نعرہ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں تمام مذاہب کا خلاصہ ہے۔ یہ نعرہ دنیا کے تمام مذاہب اور تمام لوگوں کو ان کے عقائد، حالات اور افکار سے بالا ہو کر یکجا کر دیتا ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب مسلمانوں کا ایک خاص طبقہ لڑائی، نفرت، ظلم، دوسروں کی اور اپنی زندگیوں کو خطرے میں ڈالنے اور اپنے ہی لوگوں پر حملہ کرنے کی حمایت کر رہا ہے جماعت احمدیہ کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس لئے اس قسم کی تقریبات کو عالمی سطح پر مذہبی اور نظریاتی کمیونٹیز میں بھرپور پذیرائی ملنی چاہئے۔

Miguel Garcia (میگل گارسیا) یہ پیدرو آباد کے ہیں انہوں نے چرچ کی مخالفت کے باوجود 1980ء میں مسجد بشارت بنانے کی اجازت دی تھی۔ مسجد بشارت کے افتتاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو بھی ملے تھے۔ انہوں نے ان کو ایک فریم تحفہ دیا جس پہ کلمہ لکھا ہوا تھا وہ انہوں نے اپنے دفتر میں بھی لگایا ہوا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ میں جماعت احمدیہ کو اس تقریب کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ یہ جماعت اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

بڑے اعزاز کی بات ہے کہ مجھے جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ کے ساتھ پیدرو آباد میں مسجد بشارت کے سنگِ بنیاد کے موقع پر 1981ء میں ملنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد چوتھے خلیفہ کے ساتھ اسی مسجد کے افتتاح کے موقع پر 1982ء میں ملنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اب اس کانفرنس کے ذریعہ مجھے جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ کے ساتھ ملنے کی بھی سعادت مل گئی۔

میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے الفاظ سے بہت محظوظ ہوا ہوں۔ انہوں نے جنگ و جدل سے آزاد ایک پُر امن معاشرے کے قیام کے حوالہ سے بات کی ہے اور اُن حکومتوں کی مذمت کی ہے جو دفاع کے نام پر اسلحہ کو انسانیت پر ترجیح دیتی ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ مرزا مسرور احمد نے ایک ایسے معاشرہ کے قیام کیلئے جس کی بنیاد انصاف اور باہمی عزت و احترام پر ہو، مختلف مذاہب کے لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کی دعوت دی ہے۔

حضور پر نور نے فرمایا یہ چند تبصرے تھے جو میں نے پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرے، اُسے پہچانے اور خدا کو پہچاننے سے ہی اس تباہی سے بچ سکتے ہیں جو ہمارے سامنے کھڑی ہے جس کی وارننگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے کلام میں اپنی تحریرات میں بارہا دی ہے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے پاکستان، سیریا، عالم اسلام اور پوری دنیا میں امن و امان کیلئے نیز احمدیوں کے ہر شر سے محفوظ رہنے کیلئے دُعا کی تحریک فرمائی۔ ❀❀

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 20 March 2014 IssueNo12

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرے

اُسے پہچانے، خدا کو پہچاننے سے ہی اس تباہی سے بچ سکتے ہیں جو ہمارے سامنے کھڑی ہے

برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے سو سال مکمل ہونے پر منعقدہ عظیم الشان تقریب کا ایمان افروز تذکرہ

مختلف مذاہب کے علماء و نمائندگان کی تقریر اور حاضرین کے تاثرات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 مارچ 2014 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تقریباً تین ہفتے پہلے جماعت احمدیہ یو۔کے نے برطانیہ میں جماعت کے سو سال مکمل ہونے پر ایک تقریب منعقد کی تھی جس میں مختلف مذاہب کے علماء یا نمائندوں کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ اپنی اپنی مقدس کتب پر بنیاد رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ اور مذہب کے تصور کی تعلیم کو پیش کریں اور یہ کہ اکیسویں صدی میں خدا تعالیٰ کا کردار اور خدا تعالیٰ کی کیا ضرورت ہے۔ بہرحال اس میں ظاہر ہے اسلام کی نمائندگی تو ہونی تھی اور جماعت نے کرنی تھی اس کے علاوہ یہودی، عیسائی، بدھ مت، دروزی، ہندومت وغیرہ کی بھی نمائندگی تھی، جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور زرتشتی اور سکھوں کی نمائندگی بھی تھی۔ بہائی وغیرہ بھی موجود تھے۔

اس کے علاوہ بعض سیاستدانوں اور ہیومن رائٹس کے نمائندوں کو بھی اپنے خیالات کا موقع دیا گیا۔ یہ تقریب یہاں کے سب سے بڑے پرانے اور روایتی ہال جس کا نام Guildhall ہے، میں منعقد ہوئی۔

حضور پُرنور نے فرمایا: میرا مقصد اس وقت یہ ہے کہ جو تقریب منعقد ہوئی اُس کے بارے میں کچھ بتاؤں۔

فرمایا اس وقت میں خلاصۃً مقررین کے چند فقرات پیش کروں گا۔ ایک ہندو کونسل کے چیئرمین ہمیش چندر شرما صاحب کہتے ہیں کہ وقت آ گیا ہے کہ ہم انسانیت کی بہتری کے لئے دوبارہ مذہب کی طرف رُخ کریں۔

دلائی لامہ کا پیغام، بدھ مت کے رہنما یہاں جو ہیں لندن میں، انہوں نے اُن کی نمائندگی میں پڑھا یہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کی طرف سے برطانیہ میں 11 رفروری 2014ء کو منعقد ہونے والی مذہبی عالمی کانفرنس کو منعقد کرنے کی جرأت مندانہ اقدام کو سراہتا ہوں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اس قسم کے جلسے بہت دوررَس نتائج کے حامل ہوتے ہیں۔

پھر دروزی کمیونٹی کے پیشوا شیخ موفق صاحب کہتے ہیں کہ میں امام جماعت احمدیہ کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اور اُن کی جماعت نے مجھے اس کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی اور میں جماعت احمدیہ کے برطانیہ میں سو سال پورے ہونے کی خوشی میں منعقد کی جانے والی اس شاندار کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہماری دروز کمیونٹی کے ارضِ مقدس میں جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت دوستانہ مراسم ہیں۔ ہمیں آپ کی طرف سے دعوت ملنے پر خوشی ہے۔ آئیں ہم سب مل کر ظلم اور تشدد کی مذمت کریں اور محبت کے وہ بیج بوئیں جن سے صرف مشرق میں ہی نہیں بلکہ تمام عالم میں محبت کے چشمے پھوٹ پڑیں۔

پھر کیتھولک چرچ کے بشپ کیمن مکڈونلڈ نے کہا کہ مجھے مذاہبِ عالم کی اس کانفرنس میں شمولیت کر کے اور کیتھولک چرچ کی نمائندگی میں اپنی تقریر پیش کر کے انتہائی خوشی ہو رہی ہے۔ اس وقت دنیا کو اس قسم کے جلسوں کی شدید ضرورت ہے۔

پھر اس کے بعد انہوں نے پوپ کی کیبنٹ کے پریزیڈنٹ آف کیبنٹ جناب کارڈینل پیٹر ٹکسن کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

حضور پُرنور نے فرمایا بعض سیاسی لوگوں کے بھی پیغامات تھے اور خطاب تھے۔

فرمایا گھانا کے صدرِ مملکت کا پیغام اُن کے ایک ہائی کمشنر نے پڑھ کر سنایا۔

پھر یہاں کی بیرونس سعیدہ وارثی صاحبہ ہیں، یہ کہتی ہیں آج اس عظیم الشان ہال میں جلسہ مذاہبِ عالم کے لئے جمع ہونے والے معزز مہمانوں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کرنا میرے لئے ایک اعزاز ہے۔ یہ کانفرنس جماعت احمدیہ کی وسعتِ حوصلہ، کشادہ دلی، کشادہ نظری اور اعلیٰ ظرفی کی آئینہ دار ہے کہ آپ لوگوں نے عالمی نوعیت کی ایک ایسی تقریب کا انعقاد کیا ہے جس میں صرف اپنی جماعت کے عقائد پیش کرنے کے بجائے تمام مذاہب کے نمائندگان کو اپنا اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کی دعوت دی ہے۔ ہمیں برطانیہ کے طول و عرض میں محض انسانیت کی بنیاد پر جماعت احمدیہ کی طرف سے کئے گئے فلاحی کاموں کے اثرات نظر آتے ہیں۔ پھر کہتی ہیں اس جلسے کے کامیاب انعقاد سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ دنیا بھر کے مذاہب مل بیٹھ کر متحد ہو کر بین المذاہب ہم آہنگی کی طرف قدم بڑھانے کے لئے تیار ہیں۔ اس کانفرنس میں شمولیت میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔

امریکہ کی کمیشن آن انٹرنیشنل ریلیجس فریڈم کی وائس چیئرمین ہیں، ڈاکٹر کیٹرینا، بڑا تعلق ہے ان کا پرانا جماعت سے۔ یہ کہتی ہیں کہ آج آپ کے ساتھ شامل ہونے کا جو موقع مجھے مل رہا ہے۔ اس پر میں بہت خوشی اور اعزاز محسوس کر رہی ہوں اور آپ کی جماعت کے برطانیہ میں قیام پر سو سال پورے ہونے کے موقع پر آج کی تقریب میں حاضر ہوں۔ کہتی ہیں آج کی تقریب باہمی رواداری اور مذہبی آزادی کی اعلیٰ قدروں کی پہچان کے لئے منعقد کی گئی ہے اور یہ اوصاف ہی دراصل آپ کی جماعت کے بنیادی اصول ہیں۔

وزیر اعظم برطانیہ کا پیغام اٹارنی جنرل رائٹ آنریبل ڈامینک گریو نے پڑھا۔ پیغام پڑھنے سے قبل انہوں نے اپنی طرف سے چند باتیں کہیں انہوں نے کہا کہ آج کا جلسہ ایک منفرد نوعیت کا جلسہ ہے۔ ایک عیسائی ہونے کے ناطے میرا یہ تجربہ ہے کہ ایسا شخص جو کسی بھی مذہب کا پیروکار ہو، ایک لا مذہب آدمی کی نسبت دوسرے مذہب کے ماننے والوں کے احساسات و جذبات کو بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔

پھر وزیرِ اعظم کا پیغام انہوں نے پڑھا کہ میں احمدیہ مسلم جماعت کو دنیا میں امن کے قیام کے لئے مختلف مذاہب کے نمائندگان کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں جماعت احمدیہ کے انگلستان میں بے مثال خدمتِ خلق کو سراہتا ہوں۔ آپ لوگ ایک طرف ملک کے طول و عرض میں بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد کرتے ہیں تو دوسری طرف حالیہ سیلاب کے حالات میں مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کر رہے ہیں (اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ نے اس میں بڑا کام کیا ہے) پھر کہتے ہیں کہ جہاں تک مذاہب کے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کا سوال ہے تو آج کے دن منعقد ہونے والی یہ تقریب اس بات کی شہادت دے رہی ہے کہ آپ لوگ اپنے مشن میں کس قدر سنجیدہ ہیں کہ مختلف مذاہب کے لوگ مل بیٹھیں اور پوری دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ مجھے اس بات کی بے حد مسرت ہے کہ اس اجلاس میں حکومتِ برطانیہ کی نمائندگی بھی ہو رہی ہے۔ ہم لوگ امام جماعت احمدیہ اور دیگر مذاہب کے نمائندگان اور دیگر مہمانان کے ساتھ مل کر اس بات پر غور کریں گے کہ مختلف ادیان ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر کے کس طرح دنیا میں امن کے قیام میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

ملکہ جو چرچ آف انگلینڈ کی سربراہ ہیں، اُن کے پرائیویٹ سیکرٹری نے لکھا کہ ملکہ عالیہ انگلستان کے لئے جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے اپنے صد سالہ جشن کے موقع پر Guildhall میں اس عظیم الشان جلسہ ہائے مذاہب عالم کا پیغام باعث مسرت ہے۔ ملکہ عالیہ کو اس جلسہ کے مقاصد جان کر بہت خوشی ہوئی اور وہ آپ کے پیغام بھجوانے کی درخواست پر بہت ممنون ہیں۔ ملکہ عالیہ کی آپ سب کے لئے دلی تمنا ہے کہ یہ جلسہ ایک کامیاب اور یادگار جلسہ ہو۔

حضور پرنور نے فرمایا یہ تھے غیروں کے کچھ تاثرات۔ فرمایا جو میں نے وہاں کہا، اُس کا خلاصہ بھی بیان کر دوں۔

اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ انسانوں کی اصلاح ہو اور انسان خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اُس کی مخلوق کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ اور اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں بھیجتا ہے۔ انبیاء کی جو بات سنتے ہیں، وہ لوگ کامیاب ہوتے

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان